ایک نیاانداز،نئی سوچ۔نیاسفرا۔اردو یونیورسٹی کے نوجوان صحافیوں کے نام

چیف ایڈیٹر:ڈاکٹرسکندرزرین　ایڈیٹر:ذاکرحسین

جامعہ اردو اسلام آباد

ڈیپ

گروپ ایڈیٹر:ثقلین نعیم

جمعرات 7 محرم الحرام 1447ھ 3 جولائی 2025ء

وفاقی اردو یونیورسٹی۔قومی ترقی کا ذریعہ،قومی زبان میں تعلیم

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو تحقیق کر لیا کرو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کسی گروہ کو نادانستہ طور پر نقصان پہنچا بیٹھو اور پھر اپنے کیے پر پشیمان ہو۔

سورۃ الحجرات-آیت 6

جوہری تنصیبات پر حملوں میں کچھ بھی اہم نہیں ہوا: خامنہ ای

جنگ بندی کے بعد ایرانی سپریم لیڈر آیت اللہ خامنہ ای نے اسرائیل پر فتح کا دعویٰ کرتے ہوئے کہا کہ ان کے ملک نے 'امریکہ کے منہ پر طمانچہ مارا'

ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای نے جمعرات کو کہا ہے کہ اسرائیل کے ساتھ جنگ کے دوران 22 جون کو امریکہ کی طرف سے اس کے جوہری مقامات پر حملوں کے دوران 'کچھ بھی اہم نہیں ہوا'۔ 19 جون کو ڈونلڈ ٹرمپ کی ثالثی میں اسرائیل کے ساتھ 12 روزہ جنگ کے خاتمے اور سیزفائر کے بعد اپنی پہلی عوامی تقریر میں ایرانی سپریم لیڈر نے کہا: 'انہوں (امریکہ) نے (باقی صفحہ نمبر 4 نمبر 1)

فوج کو سیاست میں ملوث نہ کیا جائے، ڈی جی آئی ایس پی آر

افواج پاکستان ریاست کے ماتحت کام کرتی ہے، آئین پاکستان کو سیاسی جماعتوں نے بنایا، ترجمان پاک فوج

لندن (بشکریہ بی بی سی لندن) پاک پاکستان کی مسلح افواج کے ترجمان لیفٹیننٹ جنرل احمد شریف چودھری نے بی بی سی کو دیے گئے ایک انٹرویو میں سابق وزیراعظم عمران خان سے مذاکرات یا پس پردہ رابطوں کی تردید کرتے ہوئے کہا ہے کہ فوج سیاسی جماعتوں سے بات کرنے میں دلچسپی نہیں رکھتی۔ (باقی صفحہ نمبر 4 نمبر 2)

اسلام آباد: وفاقی اردو یونیورسٹی شیخ الجامعہ ڈاکٹر ضابطہ خان شنواری ڈاکٹر سکندر زرین کو شیلڈ پیش کر رہے ہیں

فیڈرل اردو یونیورسٹی اسلام آباد میں ڈیجیٹل چینل پہل کا افتتاح

ماس کمیونیکیشن ڈیپارٹمنٹ کے تحت لانچ کئے گئے پہل نیوز کا پہلا بلیٹن بھی نشر

اسلام آباد (نمائندہ خصوصی) فیڈرل اردو یونیورسٹی کے ڈیجیٹل نیوز چینل "پہل" کا افتتاح کر دیا گیا۔ ماس کمیونیکیشن ڈیپارٹمنٹ کے تحت لانچ کئے گئے پہل نیوز چینل کا پہلا بلیٹن نشر کیا گیا۔ وائس چانسلر ڈاکٹر ضابطہ خان شنواری نے پہل چینل کو اردو یونیورسٹی کی اکیڈمیہ میں اہم اضافہ قرار دیا۔ (بقیہ صفحہ نمبر 4 نمبر 3)

وفاقی اردو یونیورسٹی پہلی بار عالمی رینکنگ میں شامل

وفاقی اردو یونیورسٹی کی عالمی درجہ بندی میں شمولیت، پاکستان میں 73ویں پوزیشن حاصل

اسلام آباد (نمائندہ ڈیپ) وفاقی اردو یونیورسٹی آف آرٹس، سائنس اینڈ ٹیکنالوجی (FUUAST) نے اپنی تعلیمی تاریخ میں ایک اہم سنگِ میل عبور کرتے ہوئے پہلی بار بین الاقوامی درجہ بندی میں شمولیت اختیار کر لی ہے۔ عالمی شہرت یافتہ ادارہ ٹائمز ہائر ایجوکیشن (THE) کی امپیکٹ رینکنگز (باقی صفحہ نمبر 4 نمبر 4)

اسلام آباد کے عام تھانے میں پہلی خاتون ایس ایچ او تعینات

مصباح شہباز کو ایس ایچ او تھانہ پھلگراں تعینات کر دیا گیا

اسلام آباد (عبدالوہاب اسلم) وفاقی دارالحکومت کے عام تھانے میں بھی پہلی بار خاتون نے ایس ایچ او کا عہدہ سنبھال لیا، مصباح شہباز کو ایس ایچ او تھانہ پھلگراں تعینات کر دیا گیا۔ مصباح شہباز نے (باقی صفحہ نمبر 4 نمبر 14)

نوبیل انعام کے لئے ٹرمپ جیسی اہلیت والا کوئی نہیں ملے گا، خواجہ آصف

ماضی میں جتنے لوگوں کو امن کے نوبیل انعام ملے ہیں ان میں ڈونلڈ ٹرمپ جیسی اہلیت والا کوئی نہیں ہے

اسلام آباد (ڈیپ ڈیسک) وزیر دفاع خواجہ آصف نے ایک خصوصی انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ 'آپ ماضی میں دیکھ لیں کہ جن لوگوں کو بھی دہائیوں میں۔۔۔ امن کے نوبیل انعام ملے ہیں، کبھی بھی آپ کو اس قسم کی کوالیفیکیشن (اہلیت) والا امیدوار نہیں ملے گا۔' منگل کو امریکی صدر ٹرمپ نے اعلان (باقی صفحہ نمبر 4 نمبر 5)

غیر قانونی انڈور شیشہ کیفوں کے خلاف کریک ڈاؤن، 14 کیفے سیل، 10 افراد گرفتار

عدالتی احکامات پر کارروائی کرتے ہوئے اسلام آباد بھر میں انڈور شیشہ کیفے بند کر دیے

اسلام آباد (ملک مبین) وفاقی دارالحکومت میں ضلعی انتظامیہ کا غیر قانونی انڈور شیشہ کیفوں کے خلاف کریک ڈاؤن جاری ہے۔ مختلف علاقوں میں کارروائی کرتے ہوئے 14 شیشہ کیفے سیل اور 10 افراد کو گرفتار کیا گیا۔ ترجمان کے مطابق، عدالت نے انڈور شیشہ کیفوں پر مکمل پابندی عائد کر رکھی ہے، جبکہ آؤٹ ڈور شیشہ کیفے کے لیے اسسٹنٹ کمشنر سے اجازت لازمی ہے (باقی صفحہ نمبر 4 نمبر 9)

سلام آباد (نیوز رپورٹر) وزیراعظم شہباز شریف نے ایران اور اسرائیل کے درمیان جنگ بندی کو خوش آئند قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ ایرانی قوم نے بڑی جرا?ت اور بہادری کا مظاہرہ کیا، جنگ بندی میں سعودیہ کا بھی کردار ہے، اس جنگ کے اثرات خطے پر ہی نہیں پوری دنیا پر پڑتے، ایران نے اظہار یکجہتی پر پاکستان کی سیاسی و عسکری قیادت (باقی صفحہ نمبر 4 نمبر 6)

جنگ بندی میں سعودی کا بھی کردار، ایرانیوں نے جرأت دکھائی، شہباز شریف

جنگ کے اثرات خطے نہیں پوری دینا پر پڑتے، ایران نے اظہار یکجہتی پر پاکستان کی سیاسی وعسکری قیادت کی جو تعریف کی اسکی مثال نہی ملتی

صدر ٹرمپ نے بڑے کھلے انداز میں فیلڈ مارشل کا نام لے کر کہا ان سے بہت متاثر ہوا، وزیراعظم کا وفاقی کابینہ اجلاس سے خطاب

انڈیا کی اولمپکس 2026 کی امیدیں خطرے میں

اولمپک کی میزبانی کرنے والے شہر کے انتخاب کے عمل کو عارضی طور پر روکنے کا اعلان

انٹرنیشنل اولمپک کمیٹی (آئی او سی) کی نئی صدر کرسٹی کوونٹری نے اولمپک کھیلوں کی میزبانی کرنے والے شہر کے انتخاب کے عمل کو عارضی طور پر روکنے اور اس کا جائزہ لینے کا اعلان کیا ہے۔ انٹرنیشنل اولمپک کمیٹی (آئی او سی) کی نئی صدر کرسٹی کوونٹری نے اولمپک کھیلوں کی میزبانی کرنے والے شہر کے انتخاب (باقی صفحہ نمبر 4 نمبر 15)

شمالی وزیرستان میں سکیورٹی فورسز کے قافلے پر حملہ، 13 جوان شہید، 14 خوارجی ہلاک

خودکش حملہ نے قافلے کو نشانہ بنانے کی کوشش کی، آگے موجود دستے نے منصوبہ ناکام بنا دیا، آئی ایس پی آر

خیبر پختونخوا کے ضلع شمالی وزیرستان میں سکیورٹی فورسز کے قافلے پر خودکش حملے میں 13 جوان شہید جب کہ جوابی کارروائی میں 14 خوارجی جہنم واصل کر دیے گئے۔ پاک فوج کے شعبہ تعلقات عامہ (آئی ایس پی آر) کے مطابق بھارتی حمایت یافتہ فتنہ الخوارج کے دہشتگردوں نے میر علی میں سکیورٹی فورسز کیقافلے پر خودکش حملہ کیا گیا، حملے میں (باقی صفحہ نمبر 4 نمبر 10)

وزیراعظم کی پی ٹی آئی کو ایک بار پھر مذاکرات کی پیشکش

مذاکرات ہی تمام چیزوں کا حل ہے، بیٹھ کر بات کریں، شہباز شریف

اسلام آباد (نمائندہ خصوصی) وزیراعظم شہباز شریف نے ایک بار پھر پی ٹی آئی کو مذاکرات کی پیشکش کر دی۔ ذرائع کے مطابق گزشتہ روز قومی اسمبلی اجلاس میں وزیراعظم نے چیئرمین پی ٹی آئی گوہر خان کو (باقی صفحہ نمبر 4 نمبر 16)

انڈیا خطے میں دہشتگردی کا سب سے بڑا سرپرست، فیلڈ مارشل

ملکی ترقی کیلئے عوام، حکومت اور فوج کا مضبوط تعلق ناگریز ہے، جنرل سید عاصم منیر کا افسران سے خطاب

بھارتی بالادستی پہلے قبول کی نہ اب کریں گے، فیلڈ مارشل سید عاصم منیر کا دوٹوک اعلان

راولپنڈی (نمائندہ خصوصی) چیف آف آرمی اسٹاف فیلڈ مارشل سید عاصم منیر نے کہا ہیکہ ملک کی ترقی اور کامیابی کے لئے عوام، حکومت اور افواج کے درمیان مضبوط تعلق ناگزیر ہے' خطے میں دہشت گردی کا سب سے بڑا سرپرست ہندوستان ہے' ہم ہندوستان کو واضح پیغام دیتے ہیں کہ پاکستان نے نہ پہلے ہندوستان کی اجارہ داری قبول (باقی صفحہ نمبر 4 نمبر 11)

شنگھائی تعاون تنظیم اجلاس، بلوچستان میں دہشت گردی کی مذمت، بھارت کو سبکی، اعلامیے پر دستخط سے انکار

بھارت غیر قانونی طور پر کشمیر پر قابض ہے اور وہاں انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیاں کر رہا ہے

بیجنگ (ایجنسیاں) شنگھائی تعاون تنظیم (ایس سی او) کے اجلاس میں پاکستان نے اہم کامیابی حاصل کر لی جبکہ بھارت کو سبکی کا سامنا کرنا پڑا ہے، وزرائے دفاع کے اجلاس کے مشترکہ اعلامیے میں بھارت پہلگام واقعہ کو پاکستان سے جوڑنے میں ناکام ہو گیا اور مشترکہ اعلامیے پر دستخط سے انکار کر دیا۔ بھارتی وفد اعلامیے میں پاکستان (باقی صفحہ نمبر 4 نمبر 7)

پاکستان میں نابینا افراد کے لیے موسیقی کا روشن لمحہ

پاکستان کے پہلے قوت بینائی سے محروم فنکاروں پر مشتمل بینڈ نے اپنے فن کا مظاہرہ کیا

اسلام آباد (نمائندہ ڈیپ) پاکستان کے وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں جمعرات کو پاکستان فاؤنڈیشن فائٹنگ بلائنڈنس کے تحت ایک دلچسپ تقریب منعقد ہوئی، جس میں نابینا افراد پر مشتمل ملک کے 'پہلے' بلائنڈ آرکسٹرا نے (باقی صفحہ نمبر 4 نمبر 17)

گلگت بلتستان، وزیراعلیٰ اور سپیکر کے لئے تاحیات مراعات، ترامیم منظور

گلگت (خصوصی رپورٹ) گلگت بلتستان اسمبلی نے وزیر اعلی اور سپیکر کی تنخواہ، مراعات اور الاؤنسز ایکٹ 2021 میں الگ الگ ترامیم کی متفقہ منظوری دی ہے۔ جس کے تحت وزیر اعلی کو تاحیات 2 گن مین، ایک (باقی صفحہ نمبر 4 نمبر 12)

مینگورہ بائی پاس، سیلابی ریلے سے 16 سیاح دریا میں بہہ گئے، 3 کو زندہ بچا لیا گیا 8 کی لاشیں نکال لی گئیں

سیاحوں میں سے 10 کا تعلق سیالکوٹ اور 6 کا مردان سے، جاں بحق ہونے والوں میں بہن بھائی بھی شامل

سوات (شہاب الدین سید) سوات میں دریائے سوات کے کنارے تفریح کی غرض سے آنے والے سیاحوں کے لیے خوشی کا لمحہ قیامت بن گیا۔ مینگورہ بائی پاس کے (باقی صفحہ نمبر 4 نمبر 18)

سوات: دریائے سوات کے سیلابی ریلے میں بہہ جانے سے قبل سیاح امداد کے منتظر ہیں بعدازاں یہ تمام افراد ریلہ میں بہہ گئے

نئی نسل امن چاہتی ہے، بھارت سے جنگ بندی کا مطلب مذاکرات تھے، بلاول

پاک فوج نے بھارت کی بڑی فوج کو شکست دی، سفارتی سطح پر تاریخی کردار ادا کیا، پاکستان نے اپنے بیانیے میں تاریخی فتح حاصل کی

اسلام آباد (ایوب ناصر، خصوصی نامہ نگار) پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری نے کہا ہے کہ بھارت کے ساتھ حالیہ جنگ میں پاکستان کی فتح کو تین طرح سے مانتا ہوں، نئی نسل امن چاہتی ہے، بھارت سے جنگ بندی کا مطلب مذاکرات تھے، اصولی طور پر بھارت کو ڈائیلاگ کرنا چاہئے، امریکا کی کوشش ہے کہ جنگ (باقی صفحہ نمبر 4 نمبر 13)

حکمراں اتحاد، دو تہائی اکثریت حاصل

پی ٹی آئی مخصوص نشستوں سے پھر محروم، سپریم کورٹ نے 5-7 کی اکثریت سے نظرثانی درخواستیں منظور کر لیں

سلام آباد (نمائندہ خصوصی) سپریم کورٹ کے آئینی بینچ نے 5 کے مقابلے میں 7 کی اکثریت سے مخصوص نشستوں سے متعلق نظرثانی درخواستیں منظور کر لیں، عدالتی فیصلے کے نتیجے میں ایک بار پھر مخصوص نشستوں سے محروم ہوگئی، عدالت نے مختصر فیصلے میں 12 جولائی 2024 کا فیصلہ کالعدم قرار دے دیا اور سنی اتحاد کونسل کو مخصوص نشستیں نہ دینے کا (باقی صفحہ نمبر 4 نمبر 8)

انچارج کیمپس ڈاکٹر احتشام الحق پڈا، ڈائریکٹر سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مہمان مقرر کو شیلڈ پیش کر رہے ہیں

فیڈرل اردو یونیورسٹی اسلام آباد میں علامہ اقبال اور پیغامِ عشق رسول کے عنوان سے سیمینار

اقبال کے کلام میں موجود عشق رسول کے پیغام کو نئی نسل تک پہنچانا وقت کا تقاضا ہے، ڈاکٹر آفتاب رائے

اسلام آباد (جواد احمد عباسی) وفاقی اردو یونیورسٹی اسلام آباد میں سیرت چیئر اور شعبہ اردو کے زیر اہتمام "علامہ اقبال اور پیغام عشق رسول" کے عنوان سے سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ سیمینار سے کلیدی خطاب کرتے ہوئے مہمان مقرر ڈاکٹر آفتاب احمد رائے کا کہنا تھا کہ اقبال کے کلام میں موجود عشق رسول کو نئی نسل تک پہنچانا وقت کا تقاضا ہے۔ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وجہ تخلیق کائنات ہیں۔ علامہ اقبال نے اسی فلسفے کو شعری اسلوب میں پیش کیا ہے۔ چیرمین شعبہ تقابل ادیان اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد ڈاکٹر حافظ آفتاب احمد رائے نے مزید کہا کہ علامہ اقبال بیسویں صدی کے آدمی ضرور تھے، تاہم ان کی خیال آفرینی ابدی ہے اور ان کا پیغام ہر دور کے لئے ہے۔ مہمان مقرر کے مطابق جس کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عشق نصیب ہو گیا، ساری مخلوق اس کے ماتحت ہو جائے گی۔ اسلام کے دشمنوں نے مسلمانوں کے دلوں سے عشق رسول نکالنے کی پوری کوشش کی مگر وہ ناکام رہے۔ ڈاکٹر حافظ آفتاب نے عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر علامہ محمد اقبال کے مختلف اشعار کو بطور دلیل پیش کیا۔ انچارج کیمپس ڈاکٹر احتشام الحق پڈا نے اختتامی کلمات ادا کرتے ہوئے کہا کہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صرف باتوں تک محدود نہیں رکھنا چاہیے بلکہ اسے اپنی عملی زندگی میں نافذ کرنا بھی ضروری ہے۔ ڈائریکٹر سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چیئر ڈاکٹر حافظ عبدالرشید نے مہمانان گرامی، اساتذہ کرام، صدور شعبہ جات اور طلبہ کا سیمینار میں شرکت پر شکریہ ادا کیا۔ ڈاکٹر احتشام الحق پڈا، ڈائریکٹر سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چیئر اور چیئر پرسن شعبہ اردو نے مہمان مقرر کو شیلڈ پیش کی۔

اسپورٹس گالا کی کا بہترین کوریج کرنے پر حسینہ کوثر اور ثقلین نعیم کو اعلیٰ میڈیا ایوارڈ سے نوازنے کے بعد شیخ الجامعہ اور دیگر اہم عہدادارن کے ساتھ گروپ فوٹو

یونیورسٹی اسپورٹس گالا کی کامیابی میں ماس کمیونیکیشن کی میڈیا ٹیم کا اہم کردار

حسینہ کوثر اور ثقلین نعیم نے میڈیا کوریج کے ذریعے سپورٹس گالا کی سرگرمیوں کو بھرپور انداز میں اجاگر کیا

اسلام آباد (ذاکر حسین) وفاقی اردو یونیورسٹی اسلام آباد میں منعقد ہونے والے سالانہ اسپورٹس گالا کی میڈیا کوریج کی تمام تر ذمہ داری ماس کمیونیکیشن ڈیپارٹمنٹ کے طلبہ نے بخوبی نبھائی۔ ساتویں سیمسٹر کی طالبہ حسینہ کوثر اور چھٹے سیمسٹر کے طالب علم ثقلین نعیم نے ایونٹ کی رپورٹنگ اور میڈیا کوریج کا فریضہ پیشہ ورانہ انداز میں سرانجام دے کر ایک مثال قائم کر دی۔ اسپورٹس گالا کے دوران ہونے والے مختلف کھیلوں اور تقریبات کی لمحہ بہ لمحہ کوریج کرتے ہوئے دونوں طلبہ نے نہ صرف فوٹوگرافی اور ویڈیوگرافی کا معیار برقرار رکھا بلکہ تمام خبروں کی ترتیب اور ترسیل میں بھی اعلیٰ مہارت کا مظاہرہ کیا۔ ایونٹ کی جھلکیاں بروقت یونیورسٹی کے آفیشل سوشل میڈیا پیجز اور دیگر پلیٹ فارمز پر نشر کی گئیں، جسے طلبہ اور اساتذہ کی جانب سے خوب سراہا گیا۔ حسینہ کوثر اور ثقلین نعیم اس سے قبل بھی یونیورسٹی میں منعقد ہونے والے مختلف علمی، ادبی اور ثقافتی پروگرامز کی میڈیا کوریج میں حصہ لے چکے ہیں۔ میڈیا کے شعبے میں دلچسپی اور محنتی مزاج کی بدولت وہ پہلے ہی طلبہ اور اساتذہ کے درمیان پہچانے جاتے ہیں۔ اسپورٹس گالا کے موقع پر بھی ان کی پیشہ ورانہ ذمہ داری کا یہ تسلسل برقرار رہا۔ تقریب کے اختتام پر وائس چانسلر ڈاکٹر ضابطہ خان شنواری نے دونوں طلبہ کی محنت اور لگن کو سراہتے ہوئے انہیں تعریفی اسناد اور شیلڈز سے نوازا۔ اساتذہ اور ساتھی طلبہ نے بھی انکی کاوشوں کو خراجِ تحسین پیش کیا اور امید ظاہر کی کہ وہ آئندہ بھی اسی لگن اور جذبے کے ساتھ یونیورسٹی کے وقار میں اضافے کا سبب بنتے رہیں گے۔

☆☆☆☆☆

فیڈرل اردو یونیورسٹی سالانہ سپورٹس گالا میں ماس کمیونیکیشن کے طلبہ کا راج پھر برقرار

غزل، ملی نغمے، حسنِ قرآت اور تقریری مقابلے میں نمایاں کارکردگی، حیان احمد اور مشرف علی نے میدان مار لیا

اسلام آباد (حرا طارق) وفاقی اردو یونیورسٹی کے اسپورٹس گالا کے دوران ماس کمیونیکیشن ڈیپارٹمنٹ کے طلبہ نے ثقافتی مقابلوں میں شاندار کامیابیاں حاصل کیں۔ مین آڈیٹوریم میں ہونے والے غزل گائیکی، ملی نغمے، حسنِ قرآت اور تقریری مقابلوں میں طلبہ نے بھرپور حصہ لیا۔ حسنِ قرآت اور ملی نغمے کے مقابلے میں آٹھویں سیمسٹر کے حیان احمد نے پہلی اور ساتویں سیمسٹر کے مشرف علی نے ملی نغمے کے مقابلے میں دوسری پوزیشن اپنے نام کی۔ غزل گائیکی میں بھی مشرف علی نے بازی ماری، جبکہ اردو ڈیپارٹمنٹ کے عبدالصبور دوسرے نمبر پر رہے۔ مقابلوں کو سننے کے لیے اساتذہ اور طلبہ کی بڑی تعداد موجود تھی۔

وفاقی اردو یونیورسٹی کے اسپورٹس گالا کے دوران مقابلے میں کامیاب ہونے والے طلباء کا گروپ فوٹو

'ان کا دم ساز اپنے سوا کون ہے؟' ماس کمیونیکیشن ڈیپارٹمنٹ کے علمی، صحافتی و تصنیفی پروجیکٹس

قرشی فاؤنڈیشن اور وفاقی اردو یونیورسٹی کراچی کے مابین اہم یادداشت پر دستخط ہو گئے

یونیورسٹی نوجوانوں کی تربیت گاہ ہے اور سماج کے لیے دانش گاہ ہے، وائس چانسلر

کراچی (نمائندہ دیپ) قرشی فاؤنڈیشن، وفاقی اردو یونیورسٹی کراچی میں کلینک کھول کے دے گا۔ یادداشت پر دستخط ہو گئے۔ جمعہ 20 جون کو قرشی فاؤنڈیشن کے ذمہ داران نے گلشن اقبال کیمپس میں شیخ الجامعہ ڈاکٹر ضابطہ خان شنواری سے ملاقات کی۔ اس موقع پر قرشی فاؤنڈیشن اور جامعہ اردو میں کلینک کے قیام کی یادداشت پر دستخط کئے گئے۔ وائس چانسلر ڈاکٹر ضابطہ خان شنواری نے قرشی فاؤنڈیشن کا شکریہ ادا کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ یونیورسٹی نوجوانوں کی تربیت گاہ ہے اور سماج کے لیے دانش گاہ۔ یہاں تعلیم و تحقیق کے ساتھ ساتھ ہیلتھ کیئر کو بھی فوکس کیا جانا چاہیے۔ یونیورسٹی کے اندر مرکز صحت کا قیام حسنہ جاریہ ہے۔ شیخ الجامعہ نے مستقبل میں قرشی یونیورسٹی اور اردو یونیورسٹی کے مابین تعلیمی و تحقیقی تعاون کے امکان کا بھی اظہار کیا۔ قرشی فاؤنڈیشن کے چیف ایگزیکٹیو آفیسر عدیل سعید میر کا کہنا تھا کہ ان کا ادارہ تحقیقی میدان میں بھی فعال کردار ادا کر رہا ہے۔ فیڈرل اردو یونیورسٹی جیسے ہزاروں نوجوانوں کو علم کی روشنی سے منور کرانے والے ادارے کے ساتھ کام کرتے ہوئے خوشی ہوگی۔ ہیلتھ کیئر کو بھی توجہ دی جائے گی۔

☆☆☆☆☆

شیخ الجامعہ ڈاکٹر ضابطہ خان شنواری اور قرشی فاؤنڈیشن کے چیف ایگزیکٹیو آفیسر عدیل سعید میر کلینک سے متعلق یادداشت پر دستخط کر رہے ہیں

رجسٹرار وفاقی اردو یونیورسٹی ڈاکٹر سعدیہ خلیل کا گلشن کیمپس میں امتحان ہال کا جائزہ

سمسٹر امتحانات 2025 منظّم و مربوط انداز میں منعقد ہو رہے ہیں، ڈاکٹر سعدیہ خلیل

کراچی (نمائندہ دیپ) وفاقی اردو یونیورسٹی کراچی کیمپس میں سمیسٹر امتحانات 2025 نہایت منظّم، پُرامن اور تعلیمی ماحول میں منعقد ہوئے۔ رجسٹرار ڈاکٹر سعدیہ خلیل نے امتحانی مرکز کا دورہ کرتے ہوئے امتحانات کے عمدہ انتظامات، بروقت نگرانی اور نظم و ضبط کو سراہتے ہوئے تمام متعلقہ عملے کی محنت اور لگن کی تعریف کی۔ انہوں نے مزید کہا کہ وفاقی اردو یونیورسٹی کے شیخ الجامعہ پروفیسر ڈاکٹر ضابطہ خان شنواری کا عزم ہے کہ تعلیم و تدریس کے ساتھ ساتھ امتحانی نظام کو بھی بین الاقوامی معیار کے مطابق بنایا جائے تاکہ طلبہ کو ایک بہتر اور بااعتماد تعلیمی ماحول فراہم کیا جائے۔ کیمپس انچارج پروفیسر ڈاکٹر عبدالمجید نے بھی امتحانی مراکز کا دورہ کیا اور امتحانی نظام کو مؤثر اور شفاف قرار دیا۔ ڈین فیکلٹی پروفیسر ڈاکٹر محمد زاہد اور کیمپس آفیسر محمد عدنان اختر نے بھی مختلف شعبہ جات میں جاری امتحانات کا جائزہ لیا اور طلبہ کے لیے فراہم کردہ سہولیات پر اطمینان کا اظہار کیا۔

☆☆☆☆☆

کراچی؛ رجسٹرار ڈاکٹر سعدیہ خلیل جامعہ اردو گلشن کیمپس میں امتحانی سینٹر کا جائزہ لے رہی ہیں

پی ایم یوتھ مومنٹ پروگرام کے ریویو کیلئے اردو یونیورسٹی اسلام آباد کا دورہ، پروگرام پہ اظہار طمینان

فوکل پرسن ڈاکٹر طارق، ڈائریکٹر سٹوڈنٹ افیئر ڈاکٹر عمران شہزنے پی ایم یوتھ ڈویلپمنٹ کی ٹیم کو بریفنگ دی

اسلام آباد (نمائندہ دیپ) پرائم منسٹر گرین یوتھ مومنٹ پروگرام کے رویو کیلئے پرائم منسٹر یوتھ ڈویلپمنٹ کی ٹیم نے فیڈرل اردو یونیورسٹی اسلام آباد کا دورہ کیا۔ پی ایم یوتھ ڈویلپمنٹ پروگرام کی ٹیم میں کامران شکور اور یوسف احمد خان شامل تھے۔ ریویو میٹنگ میں اردو یونیورسٹی کے ڈائریکٹر سٹوڈنٹ افیئرز ڈاکٹر عمران شہزاد اور گرین یوتھ پروگرام کے فوکل پرسن ڈاکٹر طارق محمود موجود تھے۔ علاوہ ازیں کمیٹی ممبران ڈاکٹر صدف شہاب اور ڈاکٹر زبیر خالد نے بھی شرکت کی۔ گرین یوتھ مومنٹ ڈویلپمنٹ کے فوکل پرسن ڈاکٹر طارق محمود نے مہمان ٹیم کو پروگرام کی مختلف سرگرمیوں سے متعلق آگاہ کیا۔ جم کلب کے ممبران سے فردا فردا ملاقات کرائی۔ اس موقع پر وائی ڈی پی کی ٹیم نے طلبہ سے پروگرام کے اگلے مرحلے کے لیے تجاویز مانگیں۔ اور اس کی کامیابی کے لیے طلباء کے مزید فعال کردار پر بات چیت کی۔ بعدازاں ٹیم نے یونیورسٹی کے مختلف مقامات پر طلباء کی طرف سے کی گئی جم سرگرمیوں کا جائزہ لیا۔ مذکورہ ٹیم نے طلباء کی کاوشوں کو خوب سراہا اور مجموعی طور پر یونیورسٹی کے ماحول کی تعریف کی۔ پرائم منسٹر گرین یوتھ پروگرام کے کاوشوں پر اطمینان کا اظہار کیا۔

☆☆☆☆☆

پرائم منسٹر گرین یوتھ مومنٹ پروگرام کے رویو کیلئے پرائم منسٹر یوتھ ڈویلپمنٹ کی ٹیم کا فیڈرل اردو یونیورسٹی اسلام آباد کے دورہ کے بعد انچارج کیمپس کے ساتھ گروپ فوٹو

'جو ہم پہ گزری سو گزری' شعبہ صحافت و ابلاغیات کی کتاب آن لائن شائع ہو گئی

کتاب سمسٹر ہفتم و ہشتم کے طلبہ کے کالموں کا مجموعہ ہے، ڈاکٹر سکندر زرین نے تالیف کی

دیپ اخبار، پہل میگزین، پہل ڈیجیٹل چینل کے بعد کتاب کی اشاعت نے ڈیپارٹمنٹ کو مکمل اور بامعنی بنا دیا، ڈاکٹر سکندر

اسلام آباد (نمائندہ دیپ) "جو ہم پہ گزری سو گزری" ڈیپارٹمنٹ آف ماس کمیونیکیشن فیڈرل اردو یونیورسٹی اسلام آباد کے زیر اہتمام کتاب برقی فارم میں شائع ہو گئی۔ کتاب کے مولف اور اسسٹنٹ پروفیسر ماس کمیونیکیشن ڈاکٹر سکندر زرین کے مطابق سمسٹر ہشتم اور ہفتم کے سٹوڈنٹس نے نصابی کورس "کالم و فیچر نگاری" کے عملی تفویضے کے طور پہ اپنے کالم، اخبارات میں شائع کروائے۔ اور فارغ التحصیل آخری سمسٹر کے طلباء و طالبات نے چار برسوں اور آٹھ سمسٹرز میں جامعہ میں جو کچھ خود پہ بیتا، اس کو بھی ضبط تحریر کرنے کوشش کی۔ سو دراصل یہ کتاب طلبہ کے مجموعی تاثرات اور مختلف معاملات پر ان کی آراء پر مبنی کالموں کا مجموعہ ہے۔ کتاب کی تالیف کورس انچارج ڈاکٹر سکندر زرین نے کی۔ طالب علم عطاء نے کمپوزیشن سنبھالی۔ نوجوان قلم کاروں کی اس قلمی و صحافتی کاوش کو برعظیم کے عظیم صحافتی استاد، معروف محقق و مورخ و سابق صدر نشین شعبہ ابلاغ عامہ جامعہ کراچی پروفیسر ڈاکٹر طاہر مسعود کے نام کیا گیا ہے۔ 20 جون 2025 کو سمسٹر بہار 2025 کے آخری اکیڈمک دن کے موقع پہ کتاب کو اہل علم اور قدر شناس حلقوں کے لئے پیش کیا گیا۔ کتاب کی تقریب رونمائی 3 جون کو یونیورسٹی کے ڈیجیٹل چینل "پہل" کے افتتاح کے موقع پر کر دی گئی تھی۔ ڈاکٹر سکندر زرین کا کہنا ہے کہ اس کتاب کی اشاعت کے ساتھ ماس کمیونیکیشن ڈیپارٹمنٹ مکمل اور بامعنی بن گیا۔ اب ڈیپارٹمنٹ کا اپنا اخبار (دیپ)، میگزین (پہل)، ڈیجیٹل نیوز چینل (پہل ڈیجیٹل) کے بعد اب کتاب بھی شعبہ صحافت و ابلاغیات کا اثاثہ ہے۔

اسپورٹس گالا میں کرکٹ چیمپئن بننے والے انگلش ڈیپارٹمنٹ کے کھلاڑیوں کا گروپ فوٹو

قی اردو یونیورسٹی اسپورٹس گالا: انگلش ڈیپارٹمنٹ کرکٹ چیمپئن بن گیا

بی ایس انگلش نے 23 رنز سے کامیابی حاصل کی، ماس کمیونیکیشن کے طلبہ نے ٹیم سلیکشن پر اعتراضات اٹھا دیے

اسلام آباد (فرقان مصطفیٰ) وفاقی اردو یونیورسٹی میں ہونے والے اسپورٹس گالا میں کرکٹ ٹورنامنٹ کا تاج بی ایس انگلش ڈیپارٹمنٹ کے سر سج گیا۔ بی ایس انگلش نے بی ایس اکنامکس کو 23 رنز سے شکست دے دی۔ ٹاس جیت کر بی ایس انگلش نے پہلے کھیلتے ہوئے مقررہ چار اوورز میں 45 رنز بنائے۔ محسن خان نے 14 رنز کی نمایاں اننگز کھیلی، جبکہ کپتان سمی علی نے آل راؤنڈ کارکردگی دکھاتے ہوئے 2 وکٹیں بھی حاصل کیں۔ بی ایس اکنامکس کی ٹیم 21 رنز پر ڈھیر ہو گئی۔ عتیق الرحمٰن 9 رنز کے ساتھ ٹاپ اسکورر رہے۔ دوسری جانب ماس کمیونیکیشن ڈیپارٹمنٹ کی ٹیم کارکردگی دکھانے میں بری طرح ناکام رہی، طلبہ نے ٹیم سلیکشن میں جانبداری کا الزام لگایا اور میرٹ کی پامالی پر سخت ردعمل دیا۔

☆☆☆☆☆

ایکو ہوپ کی بانی فاطمہ ماس کمیونیکیشن کے طلبا سحرش فاطمہ کو شیلڈ پیش کر رہی ہیں

وفاقی اردو یونیورسٹی میں "امیدِ کاروبار" ایونٹ کا انعقاد

طلبہ نے بزنس آئیڈیاز پیش کیے، روشن مستقبل کی تیاری پر زور

اسلام آباد (لبنیٰ) ایکو ہوپ اور وفاقی اردو یونیورسٹی کے اشتراک سے "امیدِ کاروبار" کے عنوان سے ایونٹ منعقد ہوا، جس میں مختلف یونیورسٹیوں کے طلبہ نے اپنے بزنس آئیڈیاز پیش کیے۔ تقریب کا مقصد نوجوانوں کو اپنے مستقبل کے لیے کاروباری سوچ اپنانے کی ترغیب دینا تھا۔ ایکو ہوپ کی بانی فاطمہ نے طلبہ کو اپنے تجربات کی روشنی میں بتایا کہ کس طرح جدوجہد اور محنت سے ایک کامیاب کاروبار شروع کیا جا سکتا ہے۔ ایونٹ کا انعقاد ماس کمیونیکیشن ڈیپارٹمنٹ کے سیمسٹر پنجم کی طالبہ سحرش فاطمہ اور ان کی ٹیم نے کیا۔ سحرش فاطمہ ایکو ہوپ کی جانب سے یونیورسٹی کیمپس ایمبیسیڈر بھی ہیں۔

☆☆☆☆☆

ڈاکٹر فہمیدہ تبسم ذاکر حسین کو بیت بازی میں نمایاں کارکردگی پر شیلڈ پیش کر رہی ہیں

قی اردو یونیورسٹی میں بیت بازی کا میدان ذاکر حسین کے نام

مقابلے میں ماس کمیونیکیشن کے طالبعلم نے شاندار کارکردگی سے میدان مار لیا

اسلام آباد (سندس ناز) وفاقی اردو یونیورسٹی اسلام آباد میں سپورٹس گالا کی تقریبات کے دوران مین آڈیٹوریم میں بیت بازی کا دلچسپ مقابلہ منعقد ہوا۔ فائنل راؤنڈ میں ماس کمیونیکیشن ڈیپارٹمنٹ سیمسٹر ششم کے طالبعلم ذاکر حسین نے بازی مار لی۔ یہ مقابلہ اردو اور اسلامیات ڈیپارٹمنٹ کے اشتراک سے ڈاکٹر فہمیدہ تبسم کی زیر نگرانی منعقد ہوا۔ اس موقع پر ڈاکٹر فہمیدہ تبسم نے کہا کہ "طلبہ میں ادب و زبان سے محبت پیدا کرنے کے لیے ایسے مقابلے نہایت ضروری ہیں۔" 'ماس کمیونیکیشن ڈیپارٹمنٹ کے سپورٹس کوآرڈینیٹر ڈاکٹر سکندر زرین کا کہنا تھا کہ "ذاکر حسین کی کامیابی پورے ڈیپارٹمنٹ کے لیے باعثِ فخر ہے۔ طلبہ کی صلاحیتوں کو سامنے لانے کے لیے ہم آئندہ بھی ایسے پروگرامز جاری رکھیں گے۔" مقابلے میں اساتذہ اور طلبہ کی بڑی تعداد نے بھرپور شرکت کی اور طلبہ کی کارکردگی کو خوب سراہا۔

☆☆☆☆☆

لبات کی غیر نصابی سرگرمیوں میں شاندار کارکردگی

کارڈ میکنگ، مہندی ڈیزائننگ، کیلیگرافی اور پینٹنگ سمیت مختلف مقابلوں میں طالبات کی نمایاں کارکردگی

اسلام آباد (خالدہ نوید) وفاقی اردو یونیورسٹی میں 14 مئی کو سالانہ سپورٹس فیسٹیول جوش و خروش سے منایا گیا، جس کا خاص پہلو طالبات کی غیر نصابی سرگرمیوں میں بھرپور شرکت تھی۔ مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والی طالبات نے کارڈ میکنگ، مہندی ڈیزائننگ، سکیچنگ، فلاور ارینجمنٹ، کیلیگرافی اور پینٹنگ میں اپنی صلاحیتوں کا خوبصورت اظہار کیا۔ کارڈ میکنگ میں بی ایس اکنامکس کی کرن فاقت، مہندی ڈیزائننگ میں بی ایس کامرس کی ثناء اعجاز، سکیچنگ میں بی ایس کمپیوٹر سائنس کی میسم رضا، اور فریش فلاور ارینجمنٹ میں مومنہ رضوی نے پہلی پوزیشن حاصل کی۔ جبکہ کیلیگرافی میں سحر زیب اور پینٹنگ میں سائرہ خان نے میدان مارا۔ اس فیسٹیول کے ذریعے جامعہ کی طالبات نے ثابت کیا کہ وہ نہ صرف تعلیمی میدان بلکہ فنون اور تخلیق میں بھی بھرپور صلاحیت رکھتی ہیں۔

☆☆☆☆☆

مہندی ڈیزائننگ اور کیلیگرافی سمیت مختلف مقابلوں کی تصویری جھلکیاں

وسائل ہی کیوں؟ مسائل کیوں نہیں؟

تحریر: ثقلین نعیم

گلگت بلتستان جنت نظیر وادی ہے۔ یہاں کے لوگ جفاکش ہیں، محبّ وطن ہیں اور شریف النفس ہیں۔ ان نعروں سے بہلائے جانے والے نیز ان جذباتی نعروں کے پیچھے بھاگنے والے عوام کا کہنے کو تو وطن گلگت بلتستان ہے۔ مگر کیا اس خطے کے پہاڑ، سیاحتی مقامات، وادیاں بھی یہاں کے لوگوں کے ہیں؟ یہ سوال اس وقت شدومد کے ساتھ کھڑا ہو گیا ہے اور اس کو ایڈریس کرنا وقت کا تقاضا بن گیا ہے۔ تاریخ شاہد ہے اور قرائن بتاتے ہیں کہ یہاں کے عوام اتنے بھولے بھالے ہیں کہ ہر دفعہ ان کو انہی نعرہ کے پیچھے لگانے والے لوگوں نے لوٹا ہے۔ یہاں تک کہ اب خطرہ پیدا ہو گیا ہے کہ انہیں بے گھر نہ کر دیا جائے۔ آخر وجہ کیا ہے کہ ہم ہر دفعہ غلط فہمی کا شکار ہو جاتے ہیں؟ یا ہم ہر بار خوش فہمی پال لیتے ہیں۔ جب بھی ہمیں پتا چلتا جاتا ہے کہ ہمیں دھوکہ میں رکھا گیا ہے تو ہم سب متحد ہو کر اس چیز کے خلاف آواز اٹھانے میں سرفہرست ہوتے ہیں مگر افسوس کے ساتھ کہوں گا کہ کچھ ہی وقت گزرنے کے بعد ہم اس چیز کو بھول جاتے ہیں مگر کیوں؟ وجہ کیا ہے؟ گندم سبسڈی کے لئے ہم متحد ہوے۔ چند مہینوں میں ہم اس کو بھول گئے، سکردو گلگت روڈ پر مجوزہ ٹنلز کے لئے ہم نے احتجاج کیا۔ پھر اس کو بھی بھول گئے۔ ایسی کئی اور مثالیں موجود ہیں مگر کیوں ہم وہی غلطی کر بیٹھتے ہیں؟ آئینی حقوق کے لیے کتنی دفعہ احتجاجی مظاہرے ہوئے اور دھرنے دیے گئے مگر پھر ہم ہمیشہ چھوٹی چیزوں کی خاطر آئینی حقوق کے مطالبے کو بھول گئے۔ گلگت سٹی میں تقریباً 41 روز تک دھرنا جاری رہا اور آخر میں جا کے گندم کی سبسڈی کی خاطر ہم ایک مرتبہ پھر آئینی حقوق کو فراموش کر بیٹھے۔ آخر ایسا کب تک ہوتا رہے گا؟ جب بھی ہم متحد ہو جاتے ہیں شیعہ سنی فسادات شروع ہو جاتے ہے۔ کیا ہم سب پہلے گلگت بلتستان کے رہنے والے نہیں ہیں؟ کیا ہمیں بنیادی حقوق حاصل نہیں ہونے چاہیے؟ ہمیں کیوں ہر وقت لڑایا جاتا ہے جب ہم حقوق کی خاطر متحد ہو جاتے ہیں۔ ہمارے بیچ کیوں نفاق پیدا کیا جاتا ہے اور کون یہ پیدا کرتا ہے جب جب شیعہ سنی تفریق بھول کر ہم گلگت بلتستانی بن جاتے ہیں؟ حالیہ ایام میں ایک پروگرام میں وزیراعظم پاکستان شہباز شریف نے تقریر کرتے ہوئے گلگت بلتستان میں موجود قیمتی معدنیات کا بھی ذکر کیا اور اسے پاکستان کی ترقی میں استعمال کرنے کی تجویز دی۔ اسے پاکستان پر آئی ایم ایف کا قرضہ اتارنے کے لئے بھی اہم قرار دیا۔ سوال یہ ہے کہ کیا پاکستان کو آئینی طور پر یہ حق حاصل ہے کہ وہ گلگت بلتستان (متنازع علاقہ ہے آئین پاکستان کے مطابق) کے وسائل کو اپنی ترقی کے لیے استعمال کرے؟ کیا اقوام متحدہ کے قوانین کے مطابق اس کا جواز موجود ہے؟ کیا اس سے پہلے گلگت بلتستان کے باشندوں کو سارے حقوق دیئے گئے ہیں جو ایک متنازع علاقے کو حاصل ہوتے ہیں؟ کیا اس عمل پہ انسانی حقوق کی تنظیمیں اپنا پالیسی سٹیٹمنٹ جاری کریں گی؟ یا یہ صرف سیاسی معاملات پہ ہی اپنی بیانات دیتے رہیں گی؟ اب ہمیں یہ سوچنا چاہیے کہ شہباز شریف نے ایسا کیوں کہا کہ ہم پاکستان کو آئی ایم ایف کے قرضے اتارنے کے لئے گلگت بلتستان کے بھی قیمتی معدنیات کا استعمال کریں گے۔ کیا بنا ہمارے وزراء کی معاونت فراہم کئے وفاقی حکومت ایسا لائحہ عمل تیار کر سکتی ہے؟ ہمیں یہ سوچنا ہوگا کہ صرف ہمارے وسائل ہی پاکستانی حکمرانوں کو نظر آتے ہیں۔ مسائل کیوں نہیں؟ کیا ہمارے نوجوانوں کو ان معاملات کا ادراک ہے؟ پہلے ہی گلگت بلتستان کی سیاحتی صنعت پہ ڈالنے والے اپنا کمنڈ ڈال چکے ہیں۔ گرین ٹورزم کے نام پہ کمپنی چلائی جا رہی ہے۔ المیہ یہ ہے کہ گلگت بلتستان ہی کے کچھ سیاست دان اور عاقبت نااندیش مذہبی و مسلکی مولوی استعمال ہوتے ہیں۔ اب نوجوانوں کی ذمہ داری ہے کہ گلگت بلتستان کے پہاڑ بچانے ہیں اور معدنیات کو محفوظ رکھنا ہے تو کسی سیاست دان یا مولوی کا آلہ کار نہیں بننا۔ خود اپنی صفیں منظّم کرنی ہیں اور اپنے حقوق کے لیے ہی اٹھ کھڑے ہونے ہیں۔ سیاست دان اور مولوی ہمیشہ وقت قیام سجدے میں ہی گرے ملے ہیں۔ اور یہ وقت قیام ہے۔

☆☆☆☆☆

فلسطین: ظلم کی داستان، صبر کی مثال

تحریر: ہادیہ نقوی

فلسطین کوئی عام خطہ نہیں۔ یہ انبیاء کی سرزمین ہے، وہ پاک مقام جہاں مسجد اقصیٰ واقع ہے، جو مسلمانوں کا پہلا قبلہ تھا۔ لیکن آج اسی زمین پر آگ برسائی جا رہی ہے، معصوم بچوں کے جسم چھلنی کیے جا رہے ہیں، گھروں کو راکھ میں بدلا جا رہا ہے، اور دنیا خاموش تماشائی بنی بیٹھی ہے۔ یہ کہانی صرف زمین پر قبضے کی نہیں، انسانیت کی تذلیل، ضمیر کی شکست اور عالمی سیاست کے دوغلے پن کی ہے۔ اسرائیلی ریاست نے جس بے رحمی، سفاکیت اور منصوبہ بندی سے فلسطینیوں پر ظلم ڈھایا ہے، وہ صرف قتل عام نہیں بلکہ ایک ''نسل کشی'' (Genocide) کے زمرے میں آتا ہے۔ فلسطین کے بچے اب کھلونوں سے نہیں کھیلتے، وہ ٹینکوں اور بموں کو دیکھتے ہوئے بڑے ہو رہے ہیں۔ ان کے کان اذان کے ساتھ ساتھ دھماکوں کی آوازوں سے بھی مانوس ہو چکے ہیں۔ اسکول کی جگہ وہ ملبے میں کتابیں تلاش کرتے ہیں، اور گھر کی جگہ کسی خیمے میں آنکھ کھولتے ہیں، جو کب اڑا دیا جائے، کوئی نہیں جانتا۔ حالیہ حملوں میں ہزاروں بے گناہ شہری شہید ہو چکے ہیں، جن میں بڑی تعداد بچوں اور عورتوں کی ہے۔ اسپتالوں کو نشانہ بنانا، خوراک اور پانی کی سپلائی روک دینا، انٹرنیٹ اور میڈیا بلیک آؤٹ کرنا—یہ سب واضح جنگی جرائم ہیں، مگر عالمی ضمیر بے حس ہے۔ اقوام متحدہ صرف بیانات تک محدود ہے، جب کہ بڑی طاقتیں، خاص طور پر امریکہ اور یورپی یونین، اسرائیل کی پشت پناہی کرتی ہیں۔ انسانی حقوق کے علمبردار، جنہیں ایک درخت کٹنے پر بھی نیند نہیں آتی، وہ ہزاروں فلسطینی لاشوں پر خاموش ہیں۔ مگر سوال یہ ہے: فلسطین کے عوام کیوں نہیں جھکتے؟ اس سوال کا جواب صدیوں پر محیط ہے۔ یہ لوگ اپنے حق، اپنی زمین، اور اپنے عقیدے پر قربانی دینا جانتے ہیں۔ ان کی مائیں اپنے بچوں کو کفن میں لپیٹ کر یہ کہتی ہیں کہ "بیٹا شہید ہو کر گیا ہے، میں راضی ہوں۔" ان کے بچے پتھروں سے ٹینکوں کا مقابلہ کرتے ہیں۔ یہ صبر کی وہ مثال ہے جسے الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔ فلسطینیوں نے پوری دنیا کو بتا دیا ہے کہ ظلم جتنا بھی بڑھ جائے، اگر قوم میں غیرت اور عزم باقی ہو تو کوئی اسے مٹا نہیں سکتا۔ یہ صبر محض خاموشی نہیں بلکہ مزاحمت ہے۔ وہ مزاحمت جس میں خون ہے، مگر جذبہ زندہ ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ امتِ مسلمہ کہاں ہے؟ ہمارے حکمران صرف بیانات دے کر اپنے فرائض سے سبکدوش ہو جاتے ہیں۔ او آئی سی جیسی تنظیمیں بے اثر ہو چکی ہیں۔ ہم 1.8 ارب مسلمان ہونے کے باوجود عالمی منظرنامے پر بے وقعت کیوں ہو گئے ہیں؟ اس کی وجہ صرف ایک ہے: ہماری تقسیم اور بے حسی۔ البتہ امید کی کرن عوام ہیں۔ دنیا بھر کے مسلمانوں اور غیر مسلموں میں بھی ایک طبقہ ایسا ہے جو فلسطین کے ساتھ کھڑا ہے۔ سوشل میڈیا، بائیکاٹ کی تحریکیں، مظاہرے، عطیات—یہ سب امید دلاتے ہیں کہ فلسطین اکیلا نہیں ہے۔ یاد رکھیے، ظلم کی رات جتنی بھی طویل ہو، سحر ضرور ہوتی ہے۔ فلسطین کی داستان ظلم کی تاریخ ضرور ہے، مگر اس میں صبر، استقامت، اور حق پر ڈٹے رہنے کی روشنی بھی ہے۔ یہ ایک تحریر نہیں، ایک پکار ہے—ضمیر والوں کے لیے، انسانوں کے لیے، اور ان سب کے لیے جو ظالم کے خلاف اور مظلوم کے ساتھ کھڑے ہونا جانتے ہیں۔ فلسطین زندہ رہے گا، کیونکہ حق کبھی مٹتا نہیں۔

☆☆☆☆☆

مشین زدہ ذہن

تحریر: ذاکر حسین

آج کا یونیورسٹی طالب علم مطالعے اور تحقیق جیسے سنہری عمل سے کتراتا نظر آتا ہے۔ نہ لائبریری کی راہ لیتا ہے، نہ نصابی کتابوں کے صفحات کو آنکھوں کی روشنی بناتا ہے۔ اس کی علمی سرگرمی اب محض ایک موبائل ایپ یا ویب سائٹ تک محدود ہو چکی ہے، جہاں سوال لکھو اور جواب حاضر! جی ہاں، چیٹ جی پی ٹی جیسے مصنوعی ذہانت کے پلیٹ فارم نے طلباء کو سہولت کے نام پر سستی، کاہلی اور ذہنی جمود کا شکار بنا دیا ہے۔ کتاب کا اصل فائدہ صرف معلومات نہیں، بلکہ وہ سوچنے، سمجھنے اور تخلیقی صلاحیتوں کو جلا بخشتی ہے۔ مگر آج کا طالب علم چاہتا ہے کہ بغیر ذہن استعمال کیے سب کچھ آسانی سے مل جائے۔ نتیجہ؟ تنقیدی سوچ کا جنازہ، تحقیقی مزاج کا زوال، اور تخلیقی صلاحیتوں کی موت۔ وہ مضمون جسے دنوں کی محنت، مطالعے اور حوالہ جات کی بنیاد پر لکھا جانا چاہیے، آج چند کلکس سے تیار ہو رہا ہے۔ اساتذہ بارہا اس بات کی نشاندہی کر چکے ہیں کہ طلباء کی تحریریں اب مشینی انداز کی عکاسی کرتی ہیں۔ سب کچھ سطحی، بناوٹی اور عمومی ہوتا ہے۔ ان میں نہ انفرادیت ہوتی ہے، نہ فہم کی گہرائی۔ ایسے میں یہ سوال شدت سے ابھرتا ہے کہ کیا ہم علم حاصل کر رہے ہیں یا صرف نقل کر رہے ہیں؟ یونیورسٹیاں علم و تحقیق کا گہوارہ کہلاتی ہیں۔ مگر جب وہاں کے طلباء مطالعے سے کترانے لگیں اور صرف شارٹ کٹ کی تلاش میں رہیں، تو تعلیمی معیار کی زبوں حالی بعید از قیاس نہیں۔ چیٹ جی پی ٹی ایک مفید ٹول ضرور ہے، مگر اسے استاد، محقق اور مصنف کا نعم البدل سمجھ لینا جہالت کی انتہا ہے۔ اس فکری زوال کے خلاف اقدامات ناگزیر ہیں۔ جامعات کو چاہیے کہ تحقیق، تنقید اور اصل مطالعے کو طلباء کے لیے لازمی قرار دیں۔ چیٹ جی پی ٹی کے استعمال پر حدود مقرر کی جائیں اور نصاب میں لائبریری ورک اور حوالہ جاتی تحقیق کو فروغ دیا جائے۔ اگر بروقت اصلاح نہ کی گئی، تو آنے والی نسلیں صرف سوال لکھنے اور جواب نقل کرنے کی مشینیں بن جائیں گی، جن کے پاس علم تو ہوگا، مگر شعور نہیں؛ معلومات ہوں گی، مگر حکمت نہیں؛ ڈگریاں ہوں گی، مگر قابلیت نہیں۔

پاکستان اور بھارت—جنگ اور حل طلب مسائل

تحریر: مدثر عبدالوہاب

پاکستان کے بننے کے بعد سے اب تک پاکستان اور بھارت کے تعلقات کبھی بھی مکمل طور پر خوشگوار نہیں رہے۔ ان کے درمیان سب سے بڑا اور دیرینہ مسئلہ مقبوضہ جموں و کشمیر کا ہے۔ پاکستان کی آزادی کے بعد سے دونوں ممالک اس مسئلے پر کئی جنگیں لڑ چکے ہیں۔ مقبوضہ کشمیر، جو کہ پاکستان کا حصہ ہونا چاہیے تھا، اسے انگریزوں نے ہندوستان کے حوالے کر دیا۔ انگریز جاتے جاتے ایک اور ظلم مسلمانوں پر کر گئے۔ بعدازاں، کشمیری عوام پر مظالم کیے گئے اور ان کے حقوق سلب کیے گئے۔ بھارت نے کشمیر کی خصوصی حیثیت کو ختم کرنے کے لیے آرٹیکل 370 کا خاتمہ کیا، جس کے بعد خطے کی صورت حال مزید بگڑ گئی۔ میرے مطابق، مقبوضہ کشمیر پاکستان اور بھارت کے درمیان ایک نیوکلیئر فلیش پوائنٹ بن چکا ہے۔ اگر یہ مسئلہ حل نہ کیا گیا تو خدانخواستہ آئندہ کسی جنگ میں ایٹمی ہتھیاروں کا استعمال بھی ہو سکتا ہے، جو پوری دنیا کے لیے تباہ کن ہوگا۔ اب تک پاکستان اور بھارت کے درمیان کئی جنگیں ہو چکی ہیں۔ دنیا کو چاہیے کہ وہ آگے بڑھے اور اس مسئلے کو حل کرائے، تاکہ یہ کشیدگی کسی بڑی جنگ میں تبدیل نہ ہو۔ ایک اور اہم مسئلہ پانی کا ہے۔ موجودہ حالات سے اندازہ ہوتا ہے کہ آئندہ جنگیں پانی کے مسئلے پر ہو سکتی ہیں۔ بھارت نے حال ہی میں سندھ طاس معاہدہ کو یکطرفہ طور پر ختم کرنے کی کوشش کی ہے، جو کہ قانونی طور پر ممکن نہیں۔ یہ معاہدہ دونوں ممالک کی باہمی رضامندی سے ہوا تھا، اور اسے صرف باہمی اتفاق سے ہی ختم کیا جا سکتا ہے۔ اس معاہدے کے تحت کچھ دریا بھارت کے حصے میں اور کچھ پاکستان کے حصے میں آئے۔ مگر بھارت نے پاکستان کے حصے کا پانی روک کر معاہدے کی کھلی خلاف ورزی کی ہے، جس کی وجہ سے دونوں ممالک میں کشیدگی اور تنازع پیدا ہوا۔ اگر دنیا نے اس مسئلے کو سنجیدگی سے نہ لیا تو آئندہ ایک اور خطرناک جنگ چھڑ سکتی ہے۔ دنیا اس وقت کسی اور بڑی جنگ کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ عالمی برادری کو چاہیے کہ وہ ان مسائل کو سمجھے اور فوری طور پر ان کا حل نکالے، تاکہ خطے میں امن قائم ہو سکے اور دنیا کو تباہی سے بچایا جا سکے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جنگوں سے ہمیشہ نقصان ہی ہوا ہے، مسئلے حل نہیں ہوتے۔ جنگ میں کوئی جیتتا نہیں، سب کو صرف نقصان ہوتا ہے— کسی کو زیادہ اور کسی کو کم۔ پاکستان ہمیشہ سے خطے میں امن کے لیے مثبت کردار ادا کرتا آیا ہے، لیکن بدقسمتی سے بھارت نے نہ صرف پاکستان کے ساتھ تعلقات خراب کیے بلکہ پورے خطے کے امن کو بھی خطرے میں ڈال رکھا ہے۔ یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ پاکستان کے اندرونی حالات خراب کرنے میں بھارت کا کردار رہا ہے، جو کہ ایک اور اہم وجہ ہے دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی کی۔ دنیا کو بھارت کا اصل چہرہ دیکھنا ہوگا اور خطے کے امن کے لیے سنجیدہ اقدامات اٹھانے ہوں گے۔

کشمیر کا مقدمہ: انصاف ابھی باقی

تحریر: حسنین عباسی

کشمیر کا مسئلہ محض سیاسی تنازع نہیں بلکہ ایک قوم کے وجود، شناخت، اور جنت نظیر وادی میں بسنے والے لوگوں کی آزادی کی جدوجہد ہے۔ گزشتہ ستتر برسوں کے دوران اس مسئلے کے باعث کئی جنگیں ہوئیں، مذاکرات کیے گئے، اقوام متحدہ کی قراردادیں سامنے آئیں، لیکن اب تک سب بے سود ثابت ہوا ہے۔ پاکستان اور بھارت، دونوں کے کشمیر کے حوالے سے مؤقف تاریخی، نظریاتی اور سیاسی طور پر مختلف اور متصادم ہیں۔ تقسیمِ ہند کے وقت ریاست میں مسلمان اکثریت ہونے کے باوجود، مہاراجہ کشمیر کے غلط فیصلے کی سزا آج تک کشمیری عوام بھگت رہی ہے۔ یاد رہے، پاکستان اقوامِ متحدہ کی قراردادوں کو مانتے ہوئے کشمیر کے حقِ خودارادیت اور وہاں کی عوام کی رائے شماری کے ذریعے اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کے اقدام کو تسلیم کرتا ہے۔ جبکہ بھارت ان قراردادوں کو تسلیم نہ کرتے ہوئے کشمیر کو جابرانہ پالیسی کے تحت اپنا حصہ مانتا ہے، جس کی مثال 5 اگست 2019 کو بھارتی زیرِ تسلط کشمیر میں دفعہ 370 اور 35A کا خاتمہ ہے۔ ان دفعات کا مقصد کشمیریوں کی الگ آئینی و قانونی شناخت کو ختم کر کے ان پر اپنا نظام تھوپنا اور بالآخر ان کی نسل کشی کی راہ ہموار کرنا تھا۔ 22 اپریل 2025 کو پہلگام، جموں کشمیر میں ہونے والے حادثے کا الزام بھارت نے پاکستان پر عائد کیا، جس کے بعد دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی میں اضافہ ہوا اور کئی جھڑپیں ہوئیں۔ اس کے نتیجے میں کشمیر میں کئی شہادتیں ہوئیں، لوگوں کے گھر تباہ ہوئے، لیکن ایک مثبت پہلو یہ بھی سامنے آیا کہ مسئلہ کشمیر، جو کہیں سرد خانے میں چلا گیا تھا، دوبارہ اقوامِ متحدہ میں توجہ کا مرکز بن گیا ہے۔ اس اہم مسئلے کی وجہ سے ایٹمی طاقتوں کے مابین ایک بڑی جنگ کے خطرات منڈلا رہے ہیں، جو انسانیت کے لیے نہایت خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔ اب ہمیں یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ مسئلہ کشمیر صرف ایک سرحدی تنازع نہیں، بلکہ ایک انسانی المیہ ہے۔ اور اس کا حل بندوق سے نہیں، بات چیت سے ممکن ہے۔ ہمیں کشمیریوں کو سننا ہوگا، ان کا احترام کرنا ہوگا، اور ان کی قسمت کا فیصلہ ان ہی کے ہاتھ میں دینا ہوگا۔ جب تک کشمیریوں کو فیصلہ سازی میں شریک نہیں کیا جاتا، تب تک پُرامن تصفیہ ممکن نہیں۔ ورنہ یاد رکھیں: جنگوں میں اگر کوئی جیتتا ہے تو وہ صرف وقت ہوتا ہے۔ باقی سب ہارتے ہیں: انسان، خواب، نسلیں۔

خواہشات کی غلامی اور انسان کی خودی کا زوال

تحریر: فہمینہ ندیم

جب خواہش عبادت بن جائے تو ضمیر مر جاتا ہے۔ ہم سب کچھ نہ کچھ چاہتے ہیں، اور ہمیشہ اس سے زیادہ چاہتے ہیں۔ کبھی دولت، کبھی شہرت، کبھی طاقت۔ ہر انسان کے دل میں کچھ پانے کی خواہش ضرور ہوتی ہے، لیکن جب یہی خواہش حد سے بڑھ جائے تو یہ انسان کو تباہی کی راہ پر ڈال دیتی ہے۔ یہ ایک ایسے کیڑے کی طرح ہوتی ہے جو انسان کو اندر ہی اندر کھانے لگتا ہے۔ خواہش اگر منزل تک لے جائے تو نعمت ہے، لیکن اگر وہی زندگی کا مقصد بن جائے تو لعنت بن جاتی ہے۔ یہ انسان سے حلال وحرام کی تمیز چھین لیتی ہے اور اُسے دوسروں کا حق مارنے پر بھی مجبور کر دیتی ہے۔ خواہشات کو ہوا دینے میں سوشل میڈیا، ریڈیو، ٹی وی، اور اخبارات کا اہم کردار ہے۔ آج صارفین کی خواہشات کو بیدار کرنے کی باقاعدہ مہم چلائی جاتی ہے۔ سرمایہ کار مختلف صنعتوں میں سرمایہ لگا کر اپنی مصنوعات میں ''جادوئی'' اثر ڈال کر مارکیٹ میں لاتے ہیں۔ مثال کے طور پر مڈل کلاس طبقے میں نت نئے موبائل فونز کا جنون۔ ایسی بہت سی چیزوں کے لیے دوڑ لگی ہوئی ہے جن کے بغیر بھی زندگی آرام سے گزاری جا سکتی ہے۔ انسان اپنے بڑھتے اخراجات کو پورا کرنے کے لیے کام کے اوقات بڑھاتا چلا جاتا ہے: پہلے آٹھ گھنٹے، پھر نو، پھر دس۔ اور پھر ایک وقت آتا ہے کہ وہ تھکا ہارا گھر آتا ہے، صوفے پر بیٹھ کر ٹی وی یا سوشل میڈیا کھولتا ہے اور وہیں سو جاتا ہے۔ آہستہ آہستہ وہ بھی کارخانوں کی مشینوں میں ایک انسانی مشین بن جاتا ہے۔ ہمارے پاکستان میں جہاں خاندانوں کا مشترکہ نظام ہے، وہاں بھی آج ہر فرد کام میں مصروف ہے، اور ان کے درمیان رابطہ دن بہ دن کم ہوتا جا رہا ہے۔ ان کے چہروں پر نظر آنے والی خوشحالی کے پیچھے غموں کی طویل داستانیں چھپی ہوتی ہیں، جو وہ دوسروں کو تو کم ہی سناتے ہیں، لیکن آپس میں بیٹھ کر اُن کے سب دُکھ زبان پر آ جاتے ہیں۔ ہم آج بھی خواہشات کی دوڑ میں اپنی اصل خوشیاں سرمایہ داروں کے پاس گروی رکھ رہے ہیں۔ فیشن نے ہمیں اپنے شکنجے میں جکڑ رکھا ہے۔ مہنگے موبائل فونز کا جنون بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ اگر ہم پاکستان کے حالات پر نظر ڈالیں تو ہر طرف بے چینی، کرپشن، جھوٹ، خودغرضی، اور لالچ نظر آتی ہے۔ یہ سب حد سے بڑھتی ہوئی خواہشات کی علامتیں ہیں۔ ہم نے دین کو چھوڑ کر دنیا کی دوڑ کو اپنا مقصد بنا لیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہمارے دل بے سکون، ہمارے اعمال بے برکت، اور ہماری قوم بکھری ہوئی ہے۔

یہ لالچ کا زہر ہمیں تباہی کی طرف لے جا رہا ہے۔ اس کا علاج صرف اسی وقت ممکن ہے جب ہم مل کر اس کا مقابلہ کریں۔ جب انفرادی خواہشات اجتماعی مفاد پر قربان ہوں، تو قوم یکسو ہو جاتی ہے۔ جیسے حال ہی میں پاک بھارت جنگ میں پوری پاکستانی قوم اپنی افواج کے ساتھ کھڑی ہو گئی اور ذاتی مفادات کو پسِ پشت ڈال کر ایک قومی مقصد کے لیے متحد ہو گئی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ہم کامیاب ہو گئے۔ اگر ہمیں اپنے ملک کو بچانا ہے، تو ہمیں اپنے اندر کے اُن "کیڑوں" کو مارنا ہوگا جو ہمیں اندر سے کھا رہے ہیں۔ یہ کسی حکومت یا ادارے کا کام نہیں، یہ ہم جیسے عام لوگوں کا فرض ہے۔ تبدیلی تب آتی ہے جب دل بدلتے ہیں، اور دل تب بدلتے ہیں جب خود آگاہی، شکر گزاری اور سادگی ہمارے اندر جنم لیتی ہے۔ ہمیں اپنی خواہشات کو سمجھنا ہوگا اور یہ جاننا ہوگا کہ کون سی خواہشات واقعی اہم ہیں۔ جو کچھ ہمارے پاس ہے، اس کی قدر کرنا سیکھنا ہوگا۔ شکر گزاری ہمیں زندگی کے مثبت پہلوؤں کی طرف متوجہ کرتی ہے، اور سادہ زندگی ہمیں دلی سکون عطا کرتی ہے۔ ہمارے انبیاء کرام اور بزرگوں نے بھی تو سادہ زندگی گزاری تھی۔ دلی سکون صرف خواہشات کی تکمیل سے حاصل نہیں ہوتا، کیونکہ جیسے ہی ایک خواہش پوری ہوتی ہے، دوسری خواہش جنم لے لیتی ہے۔ فرمائشوں کا یہ سلسلہ موت کے ساتھ ہی ختم ہوتا ہے۔ جیسا کہ مرزا غالب نے کہا:

"ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے مرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے"

☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆

اردو زبان

تحریر: نمرہ جبین

کسی بھی ریاست میں رہنے والے افراد ایک دوسرے سے بات چیت کے لیے مختلف زبانوں کا استعمال کرتے ہیں۔ دنیا میں اس وقت ہزاروں زبانیں بولی جاتی ہیں۔ مگر آج ہم اُردو زبان کی بات کرتے ہیں۔ پاکستان کی قومی زبان اردو کو پاکستان کی ملکہ کیا جائے تو بے جا نہ ہوگا"۔ قائداعظم محمد علی جناح نے 21 مارچ 1948 کو ڈھاکہ کے مقام پر اعلان کیا کہ: پاکستان کی قومی زبان اردو اور صرف اور وہ ہوگی؛۔ اردو کا آغاز کب ہو؟ اس کے بارے میں یقین سے کچھ بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اردو زبان کی تخلیق میں بے شمار زبانوں کے اجزاء شامل ہیں۔ جس میں فارسی، عربی۔م، سنسکرت مکا حصہ شامل ہے۔ ترکی، بنگالی۔ک، برج بھاشا اور پنجابی کا بی عمدہ دخل ہے۔ اردو زبان کی یہ خوش قسمتی ہے کہ اس کو ہر دور میں مددگار میسر آتے رہے۔ اگر ہم برصغیر میں مسلمانوں کے دور حکومت کی بات کرنے تو 1845 پسرکاری خطائی اور عالتائی بولیوں کی سرپرست اور مربی تسلیم کیا جانے لگا۔ اردو زبان لئے زیبائش کا سامان تیار کرنے کے لیے انگریزوں نے ایک کارخانہ فورٹ ولیم کالج کلکتہ میں قائم کیا۔ جہاں گلکرائسٹ کی سرپرستی میں میر امن وغیرہ رات کام کرتے رہے۔ یہ کارخانہ بند ہوا اور سرسید نے علی گڑھ میں اردو زبان کے لیے سادگی وسلامت کا سامان وقت کی ضرورت کے مطابق بنانا شروع کر دیا۔ اس کے بعد جب انگریزوں کے دور میں اردو زبان کو انگریزی کی باندھی جیسی بنا کر رکھ دیا گیا۔ اسے علمی اداروں میں نظرانداز کر دیا گیا۔ سرکاری دفتروں سسینکال دیا گیا۔ یہاں تک کہ تقسیم ہند کے وقت انگریزی زبان ہر طرف چھا گئی تھی۔ اس طرح پاکستان بننے کے بعد اردو زبان کا کھویا ہوا مقام دوبارہ قائم ہوگا۔ قائداعظم نے اردو زبان کو قومی زبان قرار دیا اور اس کی ترویج کی ٹھانی مگر افسوس! قائد جلد ہی اگلی دنیا میں جا بسے۔ قائد کی رحلت کے بعد مزید افسوس تو اس بات کا ہے کہ اردو کو قومی زبان کو بنا تو دیا گیا ہے مگر سرکاری اور دفتری زبان کا تاج کب پہنایا جائے گا اس کے بارے میں کچھ بھی نہیں کہا جا سکتا۔ نمایاں میری

جو ہر صورت شمشیر ہو جائے
تمنا ہے کہ اردو فقط عالمگیر ہو جائے

☆☆☆☆☆☆

"اسلام آباد: خوبصورتی کے پیچھے چھپی تلخ حقیقت"

تحریر: معارج جاوید

اسلام آباد، جو کہ پاکستان کا دارالحکومت ہے، اپنی خوبصورتی، صاف ستھری سڑکوں اور منظّم طرزِ زندگی کی وجہ سے ہمیشہ خاص اہمیت رکھتا ہے۔ یہ شہر دنیا کے چند خوبصورت دارالحکومتوں میں شمار ہوتا ہے، لیکن اس خوبصورتی کے پردے کے پیچھے ایک ایسی تلخ حقیقت چھپی ہے جس پر بات کرنا اب ناگزیر ہو چکا ہے—اور وہ ہے اسلام آباد میں بڑھتے ہوئے جرائم کا مسئلہ۔ خوبصورت پہاڑوں میں چھپا ایک شہر، جہاں خامشی ہے، مگر دل میں زہر۔ شاہراہوں پہ چمکتے ہیں خوابوں کے نغمے، مگر سائے میں چھپے ہیں اندھیروں کے غمے۔ گزشتہ چند برسوں میں اسلام آباد میں جرائم کی شرح میں واضح اضافہ ہوا ہے۔ چوری، ڈکیتی، اسٹریٹ کرائم، خواتین اور بچوں کے خلاف جرائم، اور منشیات فروشی جیسے سنگین مسائل اس شہر کے امن کو خطرے میں ڈال رہے ہیں۔ پولیس کے اپنے اعداد وشمار کے مطابق، 2025 کے دوران سینکڑوں وارداتیں ایسی ہوئیں جن میں شہریوں کی جان و مال دونوں خطرے میں پڑے۔ اسلام آباد کے سیکٹرز جیسے G-10، F-11، اور I-8 میں اسٹریٹ کرائمز اور موبائل چھیننے کی وارداتوں میں نمایاں اضافہ دیکھا گیا ہے۔ دن دیہاڑے گاڑیوں کے شیشے توڑ کر قیمتی اشیاء چوری کی جا رہی ہیں۔ شہری اب خود کو دن کے اوقات میں بھی غیر محفوظ محسوس کرنے لگے ہیں اسلام آباد جیسے مہذب شہر میں خواتین اور بچوں کے خلاف جنسی تشدد اور اغوا جیسے جرائم کی موجودگی نہایت افسوسناک ہے۔ کئی کیسز ایسے منظرِ عام پر آ چکے ہیں جن میں مظلوم کو نہ صرف انصاف نہیں ملا بلکہ انہیں دھمکیاں دے کر خاموش کروا دیا گیا۔ یہ روش معاشرے میں خوف اور بے بسی کو جنم دیتی ہے۔ کہیں ڈاکا، کہیں زنا، کہیں ہے چوری، نئی نسل کی بربادی پر چھائی ہے خاموشی گہری۔ قانون کی آنکھیں بند، انصاف ہے بے زباں، پولیس کی جیب میں چھپی ہے مجرم کی جان۔ اسلام آباد پولیس بظاہر جدید ٹیکنالوجی اور سیف سٹی کیمروں سے لیس ہے، لیکن اکثر واقعات میں یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ پولیس تاخیر سے حرکت میں آتی ہے، یا پھر مقدمات درج ہی نہیں کیے جاتے۔ کئی مرتبہ ایف آئی آر درج کروانا شہریوں کے لیے ایک الگ آزمائش بن جاتا ہے۔ جرائم میں اضافے کی بنیادی وجوہات میں معاشی بدحالی، بے روزگاری، منشیات کی آسان دستیابی، اور قانون کی کمزور گرفت شامل ہیں۔ اس کے علاوہ، غیر منظّم اربنائزیشن اور نواحی علاقوں میں بڑھتی ہوئی آبادی بھی ان مسائل کو جنم دے رہی ہے۔ ان جرائم کو روکنے کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات کیے جائیں۔ قانون نافذ کرنے والے اداروں کو بااختیار اور جواب دہ بنانا ہوگا۔ کیمروں کی مؤثر مانیٹرنگ اور فوری رسپانس کو یقینی بنایا جائے۔ شہریوں کو اپنے حقوق، سیلف ڈیفنس اور پولیس سے رابطے کے مؤثر ذرائع سے آگاہ کرنا ضروری ہے۔ وارڈ سطح پر کمیٹیاں بنائی جائیں جو مشکوک سرگرمیوں پر نظر رکھ سکیں۔ فوری اور غیر جانبدارانہ انصاف ہی جرائم کے خلاف سب سے مضبوط ہتھیار رہے ہے۔ اسلام آباد، جسے ملک کا چہرہ کہا جاتا ہے، اب ایک دوراہے پر کھڑا ہے۔ یا تو ہم اس کی ساکھ کو بچانے کے لیے مؤثر اقدامات کریں گے، یا پھر یہ شہر بھی ان شہروں کی صف میں شامل ہو جائے گا جہاں خوبصورتی صرف ظاہری رہ جاتی ہے اور اندر سے بدامنی کا ڈیرہ ہوتا ہے۔ اب وقت ہے کہ ہم صرف دعوے نہ کریں بلکہ عملی قدم اٹھائیں— کیونکہ یہ شہر صرف حکمرانوں کا نہیں، ہر پاکستانی کا ہے۔ ماں کی گود چھنی، بہن کی عزت لٹی، مگر عدالتوں میں صرف تاریخیں پلٹی۔ اسلام کا نام، مگر کردار مختلف، اسلام آباد کا ہر دن اب لگے متلف۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆

بقیہ نمبر1

ہماری جوہری تنصیبات پر حملہ کیا، جس پر یقیناً بین الاقوامی عدالتوں میں فوجداری مقدمے کی کارروائی بنتی ہے، لیکن انہوں نے کوئی اہم کام نہیں کیا۔‘ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کا حوالہ دیتے ہوئے، جنہوں نے ایران کے جوہری پروگرام کو ’ختم‘ کرنے کا دعویٰ کیا تھا، خامنہ ای نے کہا کہ انہوں نے ’غیر معمولی طریقوں سے واقعات کو بڑھاچڑھا کر پیش کیا اور یہ ثابت ہوا کہ انہیں اس مبالغہ آرائی کی ضرورت تھی۔‘ بقول خامنہ ای: ’جس نے بھی یہ الفاظ سنے ہیں، (وہ) سمجھ گئے ہیں کہ ان الفاظ کے پیچھے حقیقت کچھ اور ہے۔‘ ایرانی سپریم لیڈر نے اسرائیل پر فتح کا دعویٰ کرتے ہوئے کہا کہ ان کے ملک نے ’امریکہ کے منہ پر طمانچہ مارا۔‘ خبر رساں ادارے ایسوسی ایٹڈ پریس (اے پی) کے مطابق خامنہ ای نے کہا کہ امریکہ صرف اس لیے اس جنگ میں مداخلت کر رہا تھا کیوں کہ ’اسے لگا کہ اگر اس نے مداخلت نہ کی تو صہیونی حکومت مکمل طور پر تباہ ہو جائے گی۔‘ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ امریکہ کو اس جنگ سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوا۔

بقیہ نمبر2

ڈی جی آئی ایس پی آر نے اس انٹرویو میں بلوچستان میں مبینہ جبری گمشدگیوں، فوج پر سیاست میں مداخلت کے الزامات سمیت انڈیا اور افغانستان سے متعلق کردار سے متعلق سوالات کے جواب دیے۔ بی بی سی سے بات کرتے ہوئے ڈی جی آئی ایس پی آر کا کہنا تھا کہ ’ہم سیاسی جماعتوں سے بات کرنے میں دلچسپی نہیں رکھتے۔ ہم پاکستان کی ریاست سے بات کرتے ہیں، جو کہ آئین پاکستان کے تحت سیاسی جماعتوں سے مل کر بنی ہے۔ جو بھی حکومت ہوتی ہے وہی اس وقت کی ریاست ہوتی ہے۔ اور افواجِ پاکستان اس ریاست کے تحت کام کرتی ہیں۔ جب ڈی جی آئی ایس پی آر سے یہ سوال کیا گیا کہ کیا وجہ ہے کہ ملک میں جب کبھی سیاسی عدم استحکام پیدا ہو، فوجی قیادت کا ہی نام آتا ہے؟ ان کا کہنا تھا ’میرا خیال ہے کہ یہ سوال ان سیاستدانوں یا سیاسی قوتوں سے پوچھنا چاہیے جو اس کو متنازع بنانے کی کوشش کرتے ہیں یا اس معاملے کو ہی اصل مسئلہ بنا دیتے ہیں اور شاید یہ ان کی اپنی نااہلی یا اپنی کمزوریوں کی وجہ سے ہے جن کی طرف وہ توجہ نہیں دینا چاہتے ہیں۔ میں ان کے سیاسی مقاصد پر تبصرہ نہیں کروں گا۔ ہم صرف یہ درخواست کرتے ہیں کہ اپنی سیاست اپنے تک رکھیں اور پاکستان کی مسلح افواج کو اس سے دور رکھیں۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ ’اس لیے بغیر کسی ثبوت کے سیاسی بنیادوں پر بنائے گئے مفروضوں پر توجہ دینے سے اجتناب کیا جانا چاہیے۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ایک ایسی فوج، جس کے بارے میں کہا جائے کہ وہ منقسم ہے اور اپنے عوام سے کٹی ہوئی ہے، یہ سب کچھ کر سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ ہم صرف اندرونی طور پر ہی چٹان کی طرح متحد نہیں، بلکہ بحیثیت قوم بھی متحد ہیں۔

بقیہ نمبر3

ماس کمیونیکشن ڈیپارٹمنٹ کے اساتذہ اور طلبہ کی کاوشوں کو سراہا۔ پہل نیوز چینل کی افتتاحی تقریب منگل 3 جون کو شیخ الجامعہ کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ انچارج کیمپس ڈاکٹر احتشام الحق، سربراہ شعبہ ابلاغ عامہ و آئی آر ڈاکٹر طارق محمود، ڈائریکٹر نیوز پہل و اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر سکندر زرین، دیگر اساتذہ اور طلبہ کی بڑی تعداد تقریب میں شریک تھی۔ شیخ الجامعہ ڈاکٹر ضابطہ خان شنواری کا کہنا تھا کہ میڈیا کی اہمیت مسلمہ ہے۔ ڈیجیٹل میڈیا نے دنیا کو نیا رخ دیا ہے۔ تاہم اس کے ساتھ ساتھ ایک مسئلہ یہ پیدا ہو گیا ہے کہ افواہیں، جھوٹی خبریں اور مس انفارمیشن کافی پھیلائی جاتی ہیں۔ تاہم یونیورسٹی میں ایکسپرٹ اساتذہ کی زیر نگرانی میڈیا کی تربیت پانے والے نوجوانوں سے یہی توقع کی جاتی ہے کہ وہ بالکل درست خبریں دیا کریں گے۔ میڈیا پروفیشنلز اور صحافیوں کو تحقیق وتفتیش کو اوڑھنا بچھونا بنانا چاہیے۔ شیخ الجامعہ نے خاص کر ماس کمیونیکیشن کے طلبہ کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ پہل کے ڈائریکٹر نیوز ڈاکٹر سکندر زرین کی کاوشوں کو داد دی۔ انہوں نے مزید کہا کہ وسائل کی کمی کے باوجود یونیورسٹی سے پورا نیوز بلیٹن نشر ہونا میرے لیے خوشگوار حیرت کا باعث بنا۔ وائس چانسلر نے اساتذہ کو ہدایت کی کہ طلبہ کو کمیونٹی انگیجمنٹ اور سوشل میڈیا کے تفویضے دیئے جائیں۔ انچارج کیمپس ڈاکٹر احتشام الحق اور ایچ او ڈی ڈاکٹر طارق محمود نے ڈاکٹر سکندر زرین سمیت ماس کمیونیکشن کے اساتذہ اور طلبہ کے نیوز کارنامے کو سراہا۔ ڈاکٹر سکندر زرین نے ابتدائی کلمات میں کہا کہ پچھلے سال شعبہ ابلاغ عامہ کے تحت میگزین نکالا گیا تھا۔ اب ڈیپارٹمنٹ کو ڈیجیٹل پہ ڈال دیا گیا ہے۔ پہل نیوز جامعہ اردو سمیت معاشرے اور ملک کی امیج بلڈنگ میں اہم کردار ادا کرے گا۔ اس چینل کا پورا عملہ طلبہ پر مشتمل ہے۔ انہوں نے کہا کہ ماس کمیونیکیشن کے سمسٹر ہفتم اور ہشتم کے طلبہ کے اخباری مضامین پر مشتمل کتاب بھی برقی فارم میں شائع ہو چکی ہے۔ پہل نیوز کے افتتاح کے موقع پر کیک بھی کاٹا گیا۔ وائس چانسلر ڈاکٹر ضابطہ خان شنواری نے ڈاکٹر سکندر زرین کو توصیفی شیلڈ پیش کی۔ پہل نیوز کے اینکرز، پروڈیوسر اور تین ٹاپ رپورٹرز کو سرٹیفکیٹ عطا کئے۔ تقریب کے دوران پہل نیوز کا بلیٹن چلایا گیا۔ اساتذہ اور دیگر طلبہ نے نیوز بلیٹن کو پروفیشنل قرار دیا اور پہل نیوز ٹیم کو سراہا۔

بقیہ نمبر4

2025 کے مطابق، اردو یونیورسٹی کو پاکستان میں 73 ویں پوزیشن اور عالمی سطح پر 1501+ کیٹیگری میں شامل کیا گیا ہے۔ یہ شمولیت اس لحاظ سے نہایت اہمیت کی حامل ہے کہ یونیورسٹی نے اس درجہ بندی میں پہلی بار شرکت کی، اور محدود وسائل کے باوجود عالمی معیار کے تسلیم شدہ اہداف کو حاصل کیا۔ ٹائمز ہائر ایجوکیشن امپیکٹ رینکنگز دنیا بھر کی جامعات کو اقوامِ متحدہ کے پائیدار ترقیاتی اہداف (SDGs) کے تناظر میں جانچتی ہے، اور اس فہرست میں FUUAST کی موجودگی خود ایک اعتراف ہے کہ یہ ادارہ بین الاقوامی علمی میدان میں اپنی پہچان بنا رہا ہے۔ یونیورسٹی انتظامیہ، فیکلٹی، طلبہ اور شراکت داروں کو اس نمایاں کامیابی پر بھرپور انداز میں مبارکباد دی گئی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ شمولیت مستقبل میں یونیورسٹی کی تعلیمی، تحقیقی اور عالمی روابط کے فروغ میں سنگِ میل ثابت ہوگی۔

بقیہ نمبر5

کیا کہ ایران اور اسرائیل کے درمیان جنگ بندی ہوگئی ہے۔ اس سے قبل وہ مئی میں اسی قسم کا اعلان پاکستان اور انڈیا کی جنگ بندی کا بھی کر چکے ہیں، تاہم انڈیا کا اصرار ہے کہ اس جنگ بندی میں امریکہ کا کوئی کردار نہیں تھا۔ خواجہ آصف نے کہا کہ ’ایران اسرائیل تنازع پھیلتا جا رہا تھا اور خطے کو لپیٹ میں لینے کا خطرہ تھا۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے ایک ڈیڑھ مہینے کی مدت دو سیز فائر کرائے ہیں۔ یہ بات (ہماری نامزدگی کو) مزید مضبوط بناتی ہے۔‘ خواجہ آصف نے کہا کہ ’صدر ٹرمپ کو اب دو ریاستی حل کے لیے کام کرنا چاہیے، یہاں پر فلسطینی ریاست قائم ہونی چاہیے۔ یہ ایک نامکمل ایجنڈا ہے، جس پر ساری دنیا کا اتفاق ہے۔ ان کا نام تاریخ میں سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ سیز فائز کو کامیاب رکھے، اس سیز فائر کے بعد ہماری نامزدگی مزید مضبوط ہوئی ہے۔‘

بقیہ نمبر6

اور عوام کی جو تعریف کی ہے اس کی مثال نہیں ملتی، صدر آصف علی زرداری، میرا اور فیلڈ مارشل جنرل سید عاصم منیر، سیاسی زعماء اور عوام کا شکریہ ادا کیا گیا، صدر ٹرمپ نے بڑے کھلے انداز میں فیلڈ مارشل کا نام لے کر کہا کہ وہ ان سے بہت متاثر ہوا، بجٹ کیلئے تمام اتحادی جماعتوں کا تعاون قابل ستائش ہے

بقیہ نمبر7

کی مذمت کے لیے منتیں کرتا رہا تاہم رکن ملکوں کے وفود نے بھارتی موقف کی حمایت سے انکار کر دیا۔ وزرائے دفاع اجلاس میں وفاقی وزیر دفاع خواجہ آصف نے بھارت کی موجودگی میں دوٹوک انداز میں پاکستان کا موقف پیش کیا۔ خواجہ آصف نے خطاب میں مسئلہ کشمیر کو عالمی تنازع قرار دیتے ہوئے کہا کہ دہشت گردی کے خلاف کوششوں کو سیاست کی بھینٹ نہ چڑھایا جائے، بھارت غیر قانونی طور پر کشمیر پر قابض ہے اور وہاں انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیاں کر رہا ہے۔ شنگھائی تعاون تنظیم نے اجلاس کے مشترکہ اعلامیے میں بلوچستان میں دہشت گردی کی مذمت کی ہے۔ چین نے مشرقی ساحلی شہر چنگ ڈا میں ایران، روس، پاکستان، روس، بیلا روس اور دیگر ممالک کے وزرائے دفاع کی میزبانی کی، جو ایسے وقت پر ہوا جب مشرق وسطی میں جنگ جاری ہے اور یورپ میں نیٹو ممالک دفاعی اخراجات بڑھانے پر متفق ہو چکے ہیں۔ اجلاس میں پاکستان کی نمائندگی وزیر دفاع خواجہ آصف نے کی جبکہ بھارت کی نمائندگی وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے کی، دونوں ایک ہی میز پر موجود تھے، تاہم دونوں کے درمیان کوئی دوطرفہ ملاقات طے نہ ہوسکی۔ یہ اجلاس 10 رکنی شنگھائی تعاون تنظیم کے تحت منعقد ہوا جسے بیجنگ طویل عرصے سے مغرب کی زیر قیادت طاقت کے بلاکس کے مقابلے میں ایک متبادل پلیٹ فارم کے طور پر پیش کرتا آیا ہے، چین رکن ممالک کے درمیان سیاست، سیکیورٹی، تجارت اور سائنسی تعاون کو فروغ دینے پر زور دیتا ہے۔ چنگ ڈا ایک اہم چینی بحری اڈہ بھی ہے، اس میں یہ اجلاس ایک ایسے وقت میں منعقد ہوا جب اسرائیل اور ایران کے درمیان 12 دن کی شدید لڑائی کے بعد ایک نازک سیز فائر نافذ ہے

بقیہ نمبر8

کا پشاور ہائی کورٹ کا فیصلہ برقرار رکھا ہے، جسٹس امین الدین کی سربراہی میں جسٹس جمال خان مندوخیل، جسٹس محمد علی مظہر، جسٹس سید حسن اظہر رضوی، جسٹس مسرت ہلالی، جسٹس نعیم اختر افغان، جسٹس شاہد بلال حسن، جسٹس محمد ہاشم خان کاکڑ، جسٹس عامر فاروق اور جسٹس علی باقر نجفی پر مشتمل 10 رکنی آئینی بینچ نے کیس کی سماعت کی، صلاح الدین نے خود کو بینچ سے الگ کر لیا، جبکہ جسٹس محمد علی مظہر اور جسٹس سید حسن اظہر رضوی نیرائے دی کہ معاملہ الیکشن کمیشن بھیجا جائے، سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد پی ٹی آئی مخصوص نشستوں سے محروم، مخصوص نشستیں ن لیگ، پی پی اور دیگر جماعتوں کو ملیں گی، جسکے باعث حکمران اتحاد کو پارلیمنٹ میں دوتہائی اکثریت حاصل ہوجائیگی۔ تفصیلات کے مطابق عدالت عظمٰی نے پی ٹی آئی کے حمایت یافتہ اراکین قومی وصوبائی اسمبلیز کی تعداد کی بنیاد پر خواتین اور اقلیتوں کے لئے مخصوص نشستوں کی الاٹمنٹ سے متعلق مقدمہ کی سماعت مکمل ہونے کے بعد مختصر فیصلہ کے ذریعے اپنے 12 جولائی 2024 کے فیصلے کو کالعدم قرار دیتے ہوئے نظر ثانی کی ساری درخواستیں منظور کرلی ہیں، جس کی بناء پر پشاور ہائی کورٹ کا فیصلہ بحال ہوگیا ہے۔

بقیہ نمبر9

کارروائی میں اے سی سٹی نے ایف-7 میں دو کیفے، اے سی رورل نے سوک سینٹر میں چار کیفے سیل کیے، جبکہ اے سی شالیمار نے ای-11 میں چھ کیفے بند کر کے چھ افراد کو گرفتار کیا۔ اے سی انڈسٹریل ایریا نے بھی دو کیفے سیل کیے۔ ترجمان نے واضح کیا کہ 18 سال سے کم عمر افراد کو شیشہ فراہم کرنا ممنوع ہے، خلاف ورزی پر سخت قانونی کارروائی ہوگی۔ ڈی سی اسلام آباد کے مطابق بلاامتیاز کارروائیاں جاری رہیں گی تاکہ نوجوان نسل کو مضر صحت سرگرمیوں سے محفوظ رکھا جا سکے۔

بقیہ نمبر10

13 جوانوں نے جام شہادت نوش کیا۔ ترجمان پاک فوج نے بتایا کہ گاڑی میں سوار خودکش حملہ آور نے سیکیورٹی فورسز کے قافلے کو نشانہ بنانے کی کوشش کی تو قافلے کے آگے موجود دستے نے بروقت کارروائی کرتے ہوئے اس کے مذموم منصوبے کو ناکام بنا دیا، مایوسی کے عالم میں خوارج نے بارود سے بھری گاڑی قافلے کے اگلے دستے کی ایک گاڑی سے ٹکرا دی۔ آئی ایس پی آر کے مطابق حملے میں دھرتی کے 13 بہادر سپوت صوبیدار زاہد اقبال، حوالدار سہراب خان، حوالدار میاں یوسف، نائیک خطاب شاہ، لانس نائیک اسماعیل اور سپاہی روحیل، سپاہی محمد رمضان، سپاہی نواب، سپاہی زبیر احمد، سپاہی محمد سخی، سپاہی ہاشم عباسی، سپاہی مدثر اعجاز، سپاہی منظر علی جام شہادت نوش کر گئے۔ ترجمان پاک فوج کا کہنا تھا کہ افسوسناک اور سفاک واقعے میں 2 بچے اور ایک خاتون شدید زخمی ہوئی، علاقے میں سینی ٹائزیشن آپریشن کے دوران فائرنگ کے تبادلہ میں سیکورٹی فورسز نے بھرپور جوابی کارروائی کے دوران 14 خوارجیوں کو جہنم واصل کیا۔ آئی ایس پی آر کے مطابق یہ حملہ بھارت کی دہشت گرد ریاست کی منصوبہ بندی اور نگرانی میں فتنہ الخوارج نے کیا۔

بقیہ نمبر11

کی اور نہ کبھی کرے گا۔ جمعہ کو آئی ایس پی آر سے جاری بیان کے مطابق فیلڈ مارشل سید عاصم منیر نے 52 ویں کامن ٹریننگ پروگرام کے افسران سے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان سے اچھے تعلقات چاہتے ہیں تاہم اُن سے ایک ہی تقاضا کرتے ہیں کے وہ ہندوستان کی دہشتگردانہ پراکسیوں فتنہ الہندوستان اور فتنہ الخوارج کو جگہ نہ دیں۔ انہوں نے کہا کہ اپنی انفرادی اور علاقائی پہچان سے بڑھ کر پاکستانیت کی پہچان کو اپنائیں‘ ہر نظام میں مسائل اور کمزوریاں ہوتی ہیں‘ آپ کا کام ہے کہ کمزوریوں اور منفی قوتوں کو نظام پر حاوی نہ ہونے دیں‘ جو اقوام اپنی تاریخ کو بھول جاتی ہیں انکا مستقبل بھی تاریک ہوجاتا ہے‘ ملک سے محبت اور وفاداری اولین اور بنیادی شرط ہے۔

بقیہ نمبر12

کک، ایک ڈرائیور اور ایک اسسٹنٹ کی سہولت فراہم ہوگی۔ جبکہ سپیکر کیلئے بھی تاحیات ایک گن مین، ایک کک، ایک ڈرائیور اور ایک اسسٹنٹ کی سہولت ہوگی۔ یہ ترامیم جمعرات کے روز وزیر قانون غلام محمد نے ایوان میں پیش کی۔ جس کی کسی نے بھی مخالف نہیں کی جس پر سپیکر نذیر احمد ایڈووکیٹ نے ان ترامیم کی متفقہ طور پر منظوری کا اعلان کیا۔ ترامیم کے مطابق یہ بل بالترتیب وزیر اعلی گلگت بلتستان اور سپیکر گلگت بلتستان اسمبلی تنخواہ، الائنس اور مراعات ترمیمی بل 2025 کہلائے گا۔ گلگت بلتستان اسمبلی نے ایک قرارداد کی متفقہ طور پر منظوری دی ہے جس میں وفاقی حکومت اور وزیر اعظم پاکستان سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ گلگت شہر کیلئے فوری طور پر نئے طیارے خریدنے اور نئے طیاروں کی دستیابی تک متبادل طیاروں کی فراہمی یقینی بنانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ گلگت بلتستان کا یہ ایوان پچھلے دو ماہ سے گلگت کیلئے جہازوں کی عدم دستیابی کی وجہ سے شیڈول پروازیں منسوخ ہونے پر شدید تشویش کا اظہار کرتا ہے، اس صورتحال کے باعث نہ صرف سیاحوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے بلکہ مریضوں اور ہنگامی نوعیت کے مسافروں کو بھی ناقابل برداشت پریشانیوں کا سامنا ہے اور ساتھ ہی سیاحت کی صنعت کو بھی ناقابل تلافی نقصان پہنچ رہا ہے۔ گلگت بلتستان کی جغرافیائی اور موسمی صورتحال کے پیش نظر فضائی سفر یہاں کے عوام کی بنیادی ضرورت بن چکی ہے، تاہم پی آئی اے کے پاس طیارے کی قلت کی وجہ سے گلگت کیلئے پروازوں کا تسلسل برقرار رکھنا ممکن نہیں رہا جو کہ قابل افسوس امر ہے۔ لہذا یہ ایوان حکومت پاکستان بالخصوص وزیر اعظم پاکستان شہباز شریف سے مطالبہ کرتا ہے کہ وزارت ہوابازی کو فوری طور پر نئے طیارے خریدنے کے احکامات صادر فرمائیں اور نئے طیاروں کی دستیابی تک متبادل طیاروں کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے تاکہ گلگت بلتستان کا دارلخلافہ گلگت کے لیے فضائی سفر ممکن ہوسکے اور متاثرہ سیاحوں و مریضوں کی مشکلات دور ہوسکیں۔ یہ قرارداد جمعرات کے روز امجد حسین ایڈووکیٹ نے ایوان میں پیش کی۔ تمام ممبران نے قرارداد کی حمایت کی جس پر سپیکر نذیر احمد ایڈووکیٹ نے قرارداد کی متفقہ منظوری کا اعلان کیا۔ گلگت بلتستان اسمبلی نے آغا خان پراپرٹیز (جانیشی اور ٹرانسپفر) ایکٹ 2025 کی متفقہ طور پر منظوری دی ہے جس کے تحت پرنس کریم آغا خان چہارم کے نام پر گلگت بلتستان میں موجود جائیداد آغا خان پنجم کے نام منتقل ہوگی۔ جمعرات کے روز امجد حسین ایڈووکیٹ نے پرائیویٹ ممبر بل کے طور پر ایوان میں پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس بل کی منظوری کے بعد آغا خان چہارم کی گلگت بلتستان میں موجود جائیداد ان کے جانشین آغا خان پنجم کے سپرد کی جائے گی۔ تمام ممبران نے اس بل کے حق میں ووٹ دیا جس پر سپیکر نے بل کی متفقہ منظوری کا اعلان کیا۔ گلگت بلتستان اسمبلی نے محکمہ برقیات سے متعلق دو اہم بلوں کی بھی منظوری دیدی۔ جمعرات کے روز ہونے والے اجلاس میں گلگت بلتستان انرجی ڈویلپمنٹ آرگنائزیشن بل 2025 اور گلگت بلتستان ریگولیشن آف الیکٹرک پاور سروسز بل 2025 کی متفقہ منظوری دیدی۔ بل کی منظوری کے بعد وزیر برقیات مشتاق حسین نے کہا کہ ان دونوں بلوں کی منظوری کے بعد گلگت بلتستان میں لوڈشیڈنگ پر قابو پانے میں مدد ملے گی۔

بقیہ نمبر13

بندی پر بھارت قائم رہے، بھارت صدر ٹرمپ کی امن کی کوشش ناکام کرنا چاہتا ہے، پاک فوج نے بھارت کی بڑی فوج کو شکست دی، سفارتی سطح پر تاریخی کردار ادا کیا، پاکستان نے اپنے بیانیے میں تاریخی فتح حاصل کی، بھارت پانی بند کرنے کی دھمکی دیتا ہے، یہ یو این چارٹر کی خلاف ورزی ہے، اگر پانی بند کیا تو پھر جنگ ہوگی اور ہم پہلے کی طرح جیتیں گے، مودی ایک زمانے میں گجرات کا قصائی تھا پھر کشمیر کا قصائی بن گیا اور اب وادی سندھ کی تہذیب کا قصائی بننا چاہتا ہے۔

بقیہ نمبر14

مصباح شہباز نے 2012 میں اے ایس آئی کے طور پر پولیس فورس جوائن کی، وہ اس سے پہلے ویمن تھانے کی ایس ایچ او رہ چکی ہیں، ڈی آئی جی اسلام آباد جواد طارق کی جانب سے اُن کی تعیناتی کے احکامات جاری کیے گئے۔ ڈی آئی جی کا کہنا ہیکہ یہ فیصلہ وفاقی پولیس میں صنفی امتیاز ختم کرنے کے لیکیا گیا، تسلسل برقرار رکھتے ہوئیمزید تھانوں میں خواتین افسران کو موقع دیا جائے گا۔ انہوں نیکہا کہ اسلام آباد پولیس صنفی بنیادوں کے بجائے میرٹ پر تعیناتیاں کرنے پر یقین رکھتی ہیں

بقیہ نمبر15

کے عمل کو عارضی طور پر روکنے اور اس کا جائزہ لینے کا اعلان کیا ہے۔ انٹرنیشنل اولمپک کمیٹی (آئی او سی) کی نئی صدر کرسٹی کوونٹری نے اولمپک کھیلوں کی میزبانی کرنے والے شہر کے انتخاب کے عمل کو عارضی طور پر روکنے اور اس کا جائزہ لینے کا اعلان کیا ہے۔ انڈیا ٹوڈے کے مطابق یہ فیصلہ ایسے وقت میں سامنے آیا جب انڈیا 2036 کے موسم گرما کے اولمپک کھیلوں کی میزبانی کے لیے سرکردہ امیدواروں میں شامل ہوگیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ فیصلہ اولمپک کمیٹی کے سابق صدر تھامس باخ کی سخت کنٹرول والی پالیسی میں واضح نرمی کی نشان دہی بھی کرتا ہے۔

بقیہ نمبر16

چیئرمین پی ٹی آئی بیرسٹر گوہر سے کہا بیٹھ کر بات کرتے ہیں، مذاکرات ہی تمام چیزوں کا حل ہے، پہلے بھی آپ کو کہا ہے کہ بیٹھ کر بات کرلیں جس کے جواب میں بیرسٹر گوہر نے کہا انشااللہ۔ ذرائع کے مطابق وزیراعظم اور بیرسٹر گوہر کے درمیان مکالمہ مخصوص نشستوں کے فیصلے سے قبل ہوا تھا۔ دوسری جانب چیئرمین پی ٹی آئی بیرسٹر گوہر نے کہا ہے کہ سپریم کورٹ کے فیصلے سے دکھ اور مایوسی ہوئی ہے۔ انہوں نے اپوزیشن لیڈر سینیٹ شبلی فراز اور کنول شوزب کے ہمراہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سپریم کورٹ کے فیصلے سے دکھ اور مایوسی ہوئی ہے، 39 امیدواروں کے نوٹفکیشن کو کسی نے چیلنج نہیں کیا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ ہمیں امید تھی کہ مخصوص نشستیں ہمیں مل جائیں گی، ہمارے سے نشستیں لے کر مینڈیٹ چوروں کو دے دیا گیا، سپریم کورٹ فل بینچ بیٹھ کر ریوو کرتا تو ہمیں اعتراض نہ ہوتا۔ بیرسٹر گوہر نے کہا کہ 26 ویں آئینی ترامیم کا فیصلہ سب سے پہلے ہونا چاہیے تھا، یہ تاریخ اور قانون کی کتابوں کو کبھی نہیں سنا تھا کہ 13 ججز کا فیصلہ 7 ججز ختم کر دیں، پی ٹی آئی 859 حلقوں سے الیکشن لڑا، 15 فروری کو ہمارا آزاد امیدواروں کا نوٹفکیشن ہوا۔ ان کا کہنا تھا کہ ہم نے فورا سنی اتحاد میں شمولیت والے ڈاکومنٹس الیکشن کمیشن میں جمع کروا دئے تھے، 22 فروری کو الیکشن کمیشن نے 78 سیٹیں جو ہمیں ملنی تھی چھوڑ کر باقی پارٹیوں کو دے دی، یہ سیٹیں خالی بھی رکھی جاسکتی تھی، اس بار جیتی ہوئی سیٹوں سے زیادہ سیٹیں ملی ہیں۔ بیرسٹر گوہر نے کہا کہ ہم الیکشن کمیشن گئے اور ہمارے ایم این ایز کا نوٹفکیشن جاری کیا گیا تھا، ہمارا وہ نوٹفکیشن آج بھی انٹکٹ ہے، کوئی یہ نہ سوچے کہ کل کے فیصلے کے بعد پی ٹی آئی کے امیدوار آزاد ہیں، وہ ابھی بھی سنی اتحاد کا حصہ ہیں، سپریم کورٹ کے سٹے کے بعد الیکشن کمیشن نے اپنا پراسس روک لیا تھا۔ چیئرمین پی ٹی آئی نے کہا کہ الیکشن کمیشن سے مطالبہ کرتے ہیں کہ باقی صوبوں کے نوٹفکیشن جلد جاری کئے جائیں، ہم ریسر وو سیٹیں مانگ رہے ہیں جو ہمیں نہیں ملی، عدلیہ سے ہمیں مایوسی ہوئی ہے، انصاف کا حصول آج پاکستان میں جتنا مشکل ہے پہلے اتنا مشکل نہیں تھا، لوگوں کو ناانصافی ملی، ہمیں بہت افسوس ہے، پی ٹی آئی کے بغض میں اتنی حدیں کراس مت کریں۔ انہوں نے کہا کہ ہم چیف جسٹس سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ عدالت پر تو نظر رکھیں، یہ دن گزر جاتے ہیں لیکن لوگ لیگسی چھوڑ جاتے ہیں

بقیہ نمبر17

اپنے فن کا مظاہرہ کیا۔ آرکسٹرا نے روایتی سازوں پر مہارت سے دھنیں بکھیر کر حاضرین کو حیرت میں ڈال دیا۔ اس موقعے پر موجود فاؤنڈیشن کے چیئرمین عبداللہ یوسف نے بتایا کہ یہ ملک کا پہلا بلائنڈ آرکسٹرا ہے۔ ن کا کہنا تھا کہ ’فیڈریشن کے اس اقدام کا مقصد نابینا افراد کو بااختیار بنانا، ان کی پوشیدہ صلاحیتوں کو اجاگر کرنا اور معاشرے میں ان کی شمولیت کو فروغ دینا ہے۔‘ حاضرین نے پروگرام کو سراہتے ہوئے اسے امید، حوصلے اور ہم آہنگی کی ایک نئی مثال قرار دیا۔ آرکسٹرا میں شامل 12 سالہ فواد نے بتایا کہ انہیں موسیقی کا شوق بچپن سے تھا اور وہ گانا گانے کے علاوہ رباب بھی بجاتے ہیں۔ فواد آگے جا کر نابینا بچوں کے لیے ایک میوزک اکیڈمی کھولنا چاہتے ہیں۔

بقیہ نمبر18

کے قریب اچانک پانی کا ریلا آنے سے 16 سیاح دریا میں بہہ گئے، جن میں سے 8 کی لاشیں نکالی جاچکی ہیں، 3 افراد کو زندہ بچالیا گیا ہے جبکہ 5 کی تلاش اب بھی جاری ہے، سیاحوں میں سے 10 کا تعلق سیالکوٹ اور 6 کا مردان سے،، 8 نعشیں سیدو ٹیچنگ اسپتال منتقل کردی گئیں، 5 کی تلاش جاری، جاں بحق ہونیمیں ماں 2 بیٹیاں اور بہن بھائی بھی شامل